سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

(جمعتہ المبارک 28، سوموار 31- مئی، بدھ 2، جمعتہ المبارک 4- جون 2021)

(یوم الجمع 16، یوم الاثنین 19، یوم الاربعاء 21، یوم الجمع 23- شوال 1442ھ)

سترہویں اسمبلی : بتیسواں اجلاس

جلد 32 (حصہ دوم) : شمارہ جات : 5 تا 8

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک ،28۔ مئی 2021

جلد 32 : شمارہ 5

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	341
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	343
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	344
	پوائنٹ آف آرڈر	
4۔	ضلع پاکپتن پولیس کا معزز ممبر سے ناروا سلوک اور انتظامیہ کا ان کی فلور ملوں کو غیر قانونی سیل کرنا	345

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
5۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------	351
	تعزیت	
6۔	جناب ڈپٹی سپیکر (سردار دوست محمد مزاری) کے سسر کی وفات پر دعائے مغفرت----	357
7۔	نشان زدہ سوالات اوان کے جوابات (---جاری) ------------	358
8۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	382
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
9۔	مسودہ قانون یونیورسٹی آف چائلڈ ہیلتھ سائنسز لاہور بابت 2021------------ کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	393
	زیرو آر نوٹس	
10۔	ضلع فیصل آباد میں ڈکیتی کی وارداتیں ------------	394
11۔	لاہور ہائی کورٹ کے احکامات کے مطابق سکولوں کی فیسوں میں کمی کا مطالبہ--------	396
12۔	ضلع ننکانہ صاحب میں سرکاری اراضی پر بااثر افراد کا ناجائز قبضہ ------------	397
	تحاریک التوائے کار	
13۔	ساہیوال، سوشل سکیورٹی ہسپتال کو ڈسپنسری میں تبدیل کیا جانا ------------	399
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹ(جو پیش ہوئی)	
14۔	ضلع شیخوپورہ میں سکولوں کے لئے نان سیلری بجٹ رکھنے کے بارے میں رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	400
	بحث	
15۔	زراعت پر عام بحث(---جاری) ------------	400

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوموار، 31۔ مئی 2021	
	جلد 32 : شمارہ 6	

16۔	ایجنڈا ----------	405
17۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	407
18۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	408
	تعزیت	
19۔	معزز ممبر چودھری خوش اختر سبحانی کی وفات پر دعائے مغفرت ----------	409
	پوائنٹ آف آرڈر	
20۔	معزز ممبر چودھری خوش اختر سبحانی کی وفات پر ممبران کا اظہار خیال اور اجلاس کی کارروائی معطل کرنے کا مطالبہ ----------	409

| | **بدھ، 2۔ جون 2021** | |
| | **جلد 32 : شمارہ 7** | |

21۔	ایجنڈا ----------	415
22۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	417
23۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	418
	تعزیت	
24۔	معزز ممبر جناب جاوید اختر کے بھانجے شہر یار لنڈ کی وفات پر دعائے مغفرت ------	419
	پوائنٹ آف آرڈر	
25۔	PHFMC کے ملازمین کو بحال کرنے کا مطالبہ ----------	419
26۔	ننکانہ صاحب پی پی۔134 میں سرکاری زمینوں پر بااثر افراد کا ناجائز قبضہ --------	422

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
27-	سپیشل کمیٹیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	423
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
28-	مسودہ قانون بحالی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	424
	پوائنٹ آف آرڈر	
29-	معزز ممبر کے خلاف درج ایف آئی آر کو واپس لینے کا مطالبہ ----------	425
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)	
30-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	439
31-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	451
32-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	454
	توجہ دلاؤ نوٹس	
33-	ڈیرہ غازی خان: چاکرانی قبیلہ کے مسلح افراد کا دو زونامی شخص کے گھر پر حملہ میں قتل اور اغواء سے متعلقہ تفصیلات ----------	467
	تحاریک التوائے کار	
34-	فیروزوالا میں سرکاری ٹیوب ویل کی بندش ----------	470
	پوائنٹ آف آرڈر	
35-	تحصیل نورپور تھل کو آفت زدہ قرار دے کر کسانوں کی مالی امداد کا مطالبہ ----------	471
36-	لاہور کے متعدد سکولوں میں مسنگ فسیلٹیز کو پورا کرنے کا مطالبہ ----------	473

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
37-	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال اوکاڑہ کی کارکردگی کی آڈٹ رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	474
	تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری)	
38-	لیبر لاز میں بھٹہ مزدوروں کو بھی شامل کرنے کا مطالبہ ------------	474
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
39-	بیت المال کے ضلعی فنڈ میں اضافہ نہ کرنے کی وجہ سے مستحق افراد متاثر (۔۔۔جاری) --------	480
40-	اسلامی نظریاتی کونسل میں خواتین ممبران کے تقرر کا مطالبہ ------------	481
41-	پنجاب میں بچیوں کے تمام تعلیمی اداروں میں ٹائلٹ فراہم کرنے کا مطالبہ ------------	482
	پوائنٹ آف آرڈر	
42-	دیپالپور کی بزنس کمیونٹی "رحمانی فیملی" پر تشدد کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ ------------	485
43-	منڈی احمد آباد میں دو افراد پر پولیس تشدد کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ ------------	486
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
44-	تحاریک استحقاق بابت سال 2019، 2020 اور 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	487
	جمعتہ المبارک، 4- جون 2021	
	جلد 32 : شمارہ 8	
45-	ایجنڈا ------------	491

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
46۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	495
47۔	نعت رسول مقبول ﷺ	496
	تعزیت	
48۔	معزز ممبر چودھری عدنان کے والد اور معزز ممبر چودھری تنویر کی دادی صاحبہ کے لئے دعائے مغفرت	497
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
49۔	مسودہ قانون (ترمیم) ورکرز حصہ داری کمپنیز منافع 2021، مسودہ قانون اوورسیز پاکستانی کمیشن پنجاب 2021، مسودہ قانون اپرنٹس شپ پنجاب 2021 اور مسودہ قانون (ترمیم) شوگر فیکٹریز (کنٹرول) 2021 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 9 کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا	497
	پوائنٹ آف آرڈر	
50۔	وفاق کا پنجاب کے فنڈ پر کٹ لگانے پر جناب وزیر خزانہ سے وضاحت کا مطالبہ	498
51۔	صحافی حامد میر اور سلیم شہزاد پر گولیاں چلانے والے ملزمان بارے وضاحت کا مطالبہ	500
	سوالات (محکمہ آبپاشی)	
52۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	503
53۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	512
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
54۔	مسودہ قانون پنجاب ہوم بیسڈ ورکرز 2021	516
55۔	مسودہ قانون (ترمیم) دکانیں اور ادارے پنجاب 2021	517
56۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	517

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
57-	مسودہ قانون (ترمیم) (ورکرز کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات 2021	519
58-	قواعد کی معطلی کی تحریک	521
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
59-	مسودہ قانون اوورسیز پاکستانیز کمیشن پنجاب 2020	523
60-	قواعد کی معطلی کی تحریک	525
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
61-	مسودہ قانون پنجاب اپرنٹس شپ 2021	526
62-	قواعد کی معطلی کی تحریک	528
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
63-	مسودہ قانون (ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2021	529
64-	قواعد کی معطلی کی تحریک	532
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
65-	مسودہ قانون (تشکیل نو) تعلیمی ادارے پنجاب 2021	533
66-	مسودہ قانون یونیورسٹی آف چائلڈ ہیلتھ سائنسز لاہور 2021	535
67-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	537
68-	انڈیکس	

341

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 28۔ مئی 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے:

ضلع شیخوپورہ میں سکولوں کے لئے نان سیلری بجٹ رکھنے کے بارے میں آڈٹ سال برائے 2017-18 کا خصوصی جائزہ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) عام بحث

زراعت پر عام بحث

343

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 28- مئی 2021

(یوم الجمع، 16- شوال 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 17 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾
اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ
اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۗ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا
جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ
وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾

سورۃ الاحزاب آیات 70 تا 73

مومنو! اللہ سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔ وہ تمہارے سب کام سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا۔ ہم نے بار امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے۔ اور انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ بے شک وہ بڑا ظالم بڑا جاہل ہے۔ تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہربانی کرے۔ اور اللہ تو بخشنے والا ہے مہربان ہے۔

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوبِ سبحانی
سلام اے فخر موجودات فخر نوعِ انسانی
تیرے آنے سے رونق آگئی گلزار ہستی میں
شریک حالِ قسمت ہوگیا پھر فضلِ ربانی
تیری صورت تیری سیرت تیرا نقشہ تیرا جلوہ
تبسم گفتگو بندہ نوازی خندہ پیشانی
زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا
بہت کچھ ہوچکی اجزائے ہستی کی پریشانی
سلام اے آتشِ زنجیر باطل توڑنے والے
سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جناب محمد طاہر پرویز! آج جمعہ کا روز ہے لہٰذا question hour کے بعد آپ بات کر لیں۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 4531 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

پوائنٹ آف آرڈر

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: کیا جناب محمد طاہر پرویز موجود نہیں ہیں؟

رانا منور حسین: جناب چیئرمین ہمارے معزز ممبر کے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے لہٰذا ایک منٹ ان کو بات کرنے کی اجازت دے دیں، آپ کی مہربانی ہوگی۔

جناب چیئرمین: جی، نوید صاحب! آپ بات کر لیں۔

ضلع پاکپتن پولیس کا معزز ممبر سے ناروا سلوک اور انتظامیہ کا ان کی فلور ملوں کو غیر قانونی سیل کرنا

جناب نوید علی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے میں سپیکر صاحب اور اپنی پارٹی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن کی کاوشوں سے میرے پروڈکشن آرڈر جاری ہوئے۔ دراصل بات یہ ہے کہ پچھلے چھ ماہ سے میرے اور اے سی پاکپتن کے درمیان کچھ تنازع چل رہا تھا جس کی وجہ سے مجھ پر ایک ایف آئی آر کاٹی گئی تھی اور میں pre arrest bail پر تھا جو کہ 26- مئی کو خارج ہو گئی۔ میں سنا کرتا تھا کہ جب کسی شخص کو گرفتار کیا جاتا ہے تو اس سے تھانوں میں سیاسی انتقام لیا جاتا ہے تو وہی انتقام میں پچھلے تین دن سے دیکھ رہا ہوں اور برداشت بھی کر رہا ہوں۔ میں اپنی بات کا آغاز یہاں سے کروں گا کہ میں پرسوں صبح سات بجے کا جاگا اور رات 2 بجے سویا ہوں۔ مجھے پولیس پکڑ کر جس تھانے میں لے کر گئی اس تھانے کی میرے وہاں پہنچتے ہی بجلی چلی گئی اور وہ بجلی ساری رات نہ آئی۔

میرا ایک سال پہلے ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس کی وجہ سے میرا spine کا issue بن گیا۔ مجھے پولیس نے پکڑ کر lock up کیا مجھے اس بات پر بھی کوئی اعتراض نہیں کیونکہ میں اس وقت ملزم تھا۔ میں نے تھانے والوں سے کہا کہ میں آپ سے کوئی ائرکنڈیشن کی ڈیمانڈ نہیں کرتا لیکن مجھے مہربانی فرما کر ایک چارپائی دے دیں کیونکہ میرا spine کا issue ہے۔ میرے ساتھ تھانے والوں نے ہتک آمیز رویہ اختیار کیا۔ مجھے انہوں نے کہا کہ آپ قالین پر سو جائیں لیکن قالین پر کیڑیاں تھیں۔ میں نے ان کو بارہا request کی کہ یہاں پر مجھے یہ issues ہیں تو اس کے بعد انہوں نے مجھے ایک کرسی دی اور میں حوالات میں پورا دن اور پوری رات گھپ اندھیرے میں اسی کرسی پر بیٹھا رہا۔ کیا میں ایک elected member نہیں ہوں، کیا کسی کے ساتھ بھی ایسے معاملات نہیں بن سکتے، کیا اس طرح کی انتقامی کارروائیاں ہمارا پیشہ بن چکا ہے؟ اس کے بعد مجھے ہتھکڑی لگا کر پولیس کے چھ ڈالوں کے ساتھ عدالت میں پیش کیا گیا جیسے پتا نہیں انہوں نے کون سا دہشت گرد پکڑ لیا ہو؟ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آئی کہ پتا نہیں یہ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے اس وقت بھی کوئی اعتراض نہ کیا حالانکہ میں چاہتا تو پاکپتن میرا شہر ہے وہاں پر کچھ بھی resistance ہو سکتی تھی لیکن ہماری جماعت میں ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کی پاسداری کرنی ہے۔ میں نے عدالت میں جج صاحب سے request کی کہ میرا spine کا issue ہے اور میرے ساتھ اس طرح کا رویہ رکھا گیا ہے کہ میں پچھلے 14 سے 18 گھنٹے تک کرسی پر بیٹھا رہا ہوں تو جج صاحب نے کل ایک بجے آرڈر جاری کیا کہ ان کو آپ کورٹ سے ہسپتال لے جائیں اور ایم ایس سے کہہ کر ان کا چیک اپ کروائیں لیکن مجھے ہسپتال لے کر جانے کی بجائے پولیس والے مجھے واپس تھانے میں لے کر آ گئے اور دو گھنٹے بعد ایک میڈیکل بورڈ آ کر تھانے میں بیٹھ گیا کہ میاں صاحب ہم آپ کا چیک اپ کرنے آئے ہیں۔ مجھے پتا نہیں کہ اس میڈیکل بورڈ نے اپنے ہاتھوں میں کون سی مشینیں لگائی ہوئی تھیں جن سے انہوں نے میرا چیک اپ کرنا تھا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ایم ایس صاحب آ گئے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ کو آرڈر مجھے ہسپتال لے کر جانے کے ملے ہیں لہٰذا مجھے ہسپتال لے جا کر میرا proper check up کرنے کے بعد treatment کروائیں۔ میرا انوسٹی گیشن آفیسر رات 12 بجے میرے پاس حوالات میں آتا ہے اور مجھے کہتا ہے کہ میاں صاحب چلیں آپ کا check up کروانا ہے۔ مجھے اس چیز کی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ انہوں نے رات 12 بجے میرا کون سا

check up کروانا ہے اور کون سا نہیں کروانا؟ میں دو راتوں سے جاگ رہا تھا اور رات میرے سونے کا ٹائم تھا اور میں نے صبح اسمبلی بھی آنا تھا۔ میں نے بتایا بھی تھا اور ان کو پتا بھی تھا کہ میرا spine کا issue ہے جب ایک آدمی خود گرفتاری دے رہا ہے تو اس کے بھاگنے کا جواز ہی نہیں بنتا اور ایک ممبر کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ آگے آگے بھاگے اور پولیس اس کے پیچھے بھاگ رہی ہو۔ مجھے پولیس ڈالے میں لایا گیا اور مجھے یہ کہا گیا کہ ہم آپ پر رحم فرما رہے ہیں لیکن ہمیں یہ instructions ملی ہیں کہ آپ کو ہتھکڑی لگا کر ڈالے میں بٹھا کر لے جایا جائے۔ یہ کہاں کا قانون اور انصاف ہے، کیا بدلے اس طرح سے لئے جاتے ہیں، کیا یہ جمہوری رویہ ہے؟ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ میں گھبراؤں گا نہیں اور نہ ہی میں گھبرانے والا ہوں۔ اس واقعے کو چھ ماہ گزر چکے ہیں اور چھ ماہ سے جو ہمارے ساتھ بیوروکریسی کر رہی ہے وہ میں بیان نہیں کر سکتا انہوں نے میری فلور ملز seal کی ہوئی ہیں، میرے لائسنس معطل کئے ہوئے ہیں، میرے پٹرول پمپ seal کئے ہوئے ہیں، میرے کوٹے بند کئے ہوئے ہیں اس سے بڑی بربریت کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ یہاں لاء منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں تو میری on the floor of the House آپ سے یہ request ہے کہ اس پر آپ ایک انکوائری بٹھائیں اگر میری کوئی بات غلط یا میری کوئی ڈیمانڈ غلط ہے تو مجھے بتائیں لیکن اگر مجھ سے زیادتی کی گئی ہے تو میں نے اپنی آواز اس ایوان میں اٹھائی ہے اور آئندہ بھی اٹھاتا رہوں گا۔ میں یہ امید کرتا ہوں کہ یہ ہاؤس مجھے میرا prestige واپس دلوائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ پہلی بات تو یہ ہے معزز رکن فرما رہے ہیں کہ سیاسی انتقام کا نشانہ بنایا جا رہا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی ایگزیکٹو یا ایڈمنسٹریٹو آرڈر کے تحت حوالات میں نہیں تھے بلکہ عدالت نے ان کی ضمانت reject کی تھی اور وہ بھی چھ ماہ کی مسلسل hearing کے بعد ان کی ضمانت reject ہوئی۔ معزز رکن فرما رہے ہیں کہ میں ایک قانون پسند شہری ہوں اور قانون کا احترام کرتا ہوں یہ تو ان کے اس جرم سے ہی لگتا ہے کہ اگر ایک اسسٹنٹ کمشنر کو تھپڑ مار دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ قانون کی پاسداری نہیں بلکہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے والی بات ہے۔ ایک پرچہ ہوا اس کی تفتیش ہوئی یہ

چھ مہینے شامل تفتیش رہے اور پھر پولیس اس نتیجے پر پہنچی کہ یہ گناہ گار ہیں اور انہوں نے عدالت کو مطمئن کیا تو عدالت نے آرڈر پاس کیا اور ان کی ضمانت reject ہوئی۔

جناب چیئر مین! ابھی معزز رکن خود فرما رہے تھے کہ انہیں حوالات میں کرسی فراہم کی گئی میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارے پولیٹیکل لوگ ہیں جن کا کسی نہ کسی حوالے سے اور خاص طور پر جو ہمارے rural background کے لوگ ہیں ان کا اپنے علاقے کے لوگوں کے کاموں اور ان کے مسائل کے حل کے لئے تھانے میں آنا جانا لگا رہتا ہے۔ کیا آج تک اس بات کی مثال موجود ہے کہ تھانے کی حوالات میں چارپائی فراہم کر دی جائے؟ لیکن اس کے باوجود یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ بقول ان کے پولیس نے انہیں کرسی فراہم کی۔ معزز رکن یہ فرما رہے تھے کہ تھانے کی بجلی چلی گئی، وہ ان کی خاطر تو نہیں گئی ہو گی، جب معزز رکن وہاں موجود تھے اس وقت تھانے میں محرر موجود تھا، گارڈ اور ایس ایچ او بھی موجود تھے بلکہ پورا تھانہ موجود تھا اور پورے تھانے کی بجلی گئی ہوئی تھی یہ نہیں کہ صرف آپ کے کمرے کی بجلی گئی ہوئی تھی۔ اگر اتفاقیہ طور پر پورے تھانے کی بجلی چلی گئی ہے تو وہ آپ کو victimize کرنے کے لئے نہیں تھی لیکن اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے معزز رکن ہیں ہمیں ان کا احترام ہے I will ensure کہ عدالتی حکم کے مطابق ان کا میڈیکل چیک اپ بھی کرایا جائے گا اور بحیثیت پارلیمنٹیرین جو ان کو رعایت مل سکتی ہے جو سہولت مل سکتی ہے انشاءاللہ تعالیٰ وہ دلوائی جائے گی۔

جناب نوید علی: جناب چیئر مین! راجہ صاحب نے سب سے پہلے تو بات ادھر ہی ختم کر دی اور بغیر تصدیق کئے کہہ دیا کہ میں قانون کا کیا احترام کرتا ہوں کہ اسسٹنٹ کمشنر کو تھپڑ مار دیا۔ میں on the floor of the House عرض کرتا ہوں کہ اسسٹنٹ کمشنر کو کوئی تھپڑ نہیں مارا گیا نہ ہی abduction ہوئی۔ اگر اس ہاؤس میں power ہے تو پاکپتن سٹی تھانہ ماڈل تھانہ ہے اس کی فوٹیج نکلوا لیں اگر وہاں پر میں اور اسسٹنٹ کمشنر اکٹھے نہیں گئے، IO کے سامنے ہماری صلح نہیں ہوئی، ہماری misunderstanding دور نہیں ہوئی، IO نے ہماری صلح نہیں کرائی، ہماری جپھیاں نہیں ڈلیں تو میں استعفیٰ دے دوں گا، آپ ground reality پر بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! معزز ممبر عدالتی حکم پر گئے ہیں۔ انہیں عدالت نے جیل میں بھیجا ہے، ابھی فرما رہے ہیں کہ بے گناہ تھے اگر بے گناہ ہیں تو پھر عدالت کے فیصلے کو challenge کریں، یا مہربانی کر کے عدالت کے خلاف قرارداد لے آئیں لیکن کوئی قانونی طریق کار اختیار کریں اس طرح point scoring نہ کریں۔ آپ نے تھپڑ مارا یا نہیں مارا آپ نے حکومت کو مطمئن نہیں کرنا بلکہ عدالت کو مطمئن کرنا تھا، آپ کی ضمانت عدالت نے reject کی ہے۔ لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر point scoring سے ہٹ کر بات کریں، جہاں تک as a member of the Parliament آپ کے جو rights ہیں میں نے اس سلسلے میں پہلے کہا ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ وہ دیں گے اور we will ensure کہ اس لحاظ سے آپ کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو لیکن جو عدالتی احکامات ہیں یا عدالت کے فیصلے ہیں آپ ان کو عدالت میں ہی challenge کریں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کا بہت زیادہ right infringe ہوا ہے تو اگر آپ لا سکتے ہیں تو جج صاحب کے خلاف قرارداد لائیں لیکن اسمبلی کے قواعد و ضوابط آپ کے علم میں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ زبانی بات نہیں ہے اور یہاں سے اس قسم کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا ہے جو عدالتی فیصلوں پر اثر انداز ہو۔ اگر بقول آپ کے آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو انشاءاللہ اس کی تحقیقات کروالیں گے۔

جناب نوید علی: جناب چیئرمین! عدالت نے میری ضمانت reject کی تھی لیکن فیصلے میں میرے متعلقہ تھانے سے ہٹ کر مجھے جنگل کے تھانے میں رکھنے کے لئے نہیں کہا تھا۔ میں on ground reality بتا رہا ہوں کہ حکومتی ایماء پر بجلی بند کی گئی، ہم وہاں سے منتخب نمائندے ہیں اس لئے ہمارے بھی sources ہیں۔ جو ہونا تھا یا جو ہو رہا ہے الحمدللہ پہلے بھی face کرتے رہے ہیں اور اب بھی کریں گے کوئی ایسی بات نہیں، ان ہتھکنڈوں سے نہ پہلے ڈرے تھے نہ اب ڈریں گے۔ حکومت سے جو ہوتا ہے کرے لیکن میاں نوید کھڑا ہے اور انشاءاللہ face کرے گا اور آپ کو بتائے گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جمعہ کا دن ہے لہٰذا اب وقفہ سوالات کی طرف آتے ہیں۔

جناب امین اللہ خان: جناب چیئرمین! اگر اس issue پر اس طرح پوائنٹ آف آرڈر ہونے ہیں تو پھر ہم بھی بات کریں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جی، آپ پہلے بات کر لیں۔

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! آپ ایک منٹ میں بات مکمل کر لیں پھر ہم وقفہ سوالات کی طرف آئیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میاں نوید اور جناب لاء منسٹر نے جو بھی بات کی ہے چونکہ یہ sub judice matter ہے میں being a student of law اس کی detail میں نہیں جانا چاہتا لیکن کچھ باتیں درست ہیں جیسے صلح والی بات ہے یا تھانہ پاکپتن سے چالیس کلومیٹر دور ہے۔ راجہ صاحب کو پتا ہے کہ میرا کیس fabric نہیں کہ میں ان کے ساتھ جھوٹ بولوں لہٰذا اسے لازمی دیکھنا چاہئے اور یہ صرف ایک ممبر کی بات نہیں بلکہ عام شہری کی بھی بات ہے۔ میں ایک سیکنڈ لوں گا آج یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ان کے فیڈرل منسٹر فیصل واڈا نے جو کچھ کہا جس پر دریشک صاحب نے کہا کہ اسے ابھی تک جوتے کیوں نہیں پڑے کہ ہم سب ایم پی ایز ایک ایس ایچ او کی مار ہیں۔ یہ بات ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہوئی۔

جناب چیئرمین: لاء منسٹر صاحب نے ایوان میں ensure کرایا ہے کہ زیادتی نہیں ہو گی لیکن چونکہ یہ sub judice matter ہے لہٰذا اس پر بات نہیں ہو سکتی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب والا ہمارے معزز رکن فیصل جبوآنہ جو آج کل ترین گروپ میں ہیں وہ ساتھ بیٹھے تھے ان سے فیصل واڈا نے کہا کہ آپ سب ممبر ایک ایس ایچ کی مار ہیں اس سے میاں نوید کی یہ بات ثابت ہو گئی ہے۔

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: جی، آپ کا view point آ گیا ہے۔ اب ہم وقفہ سوالات پر آتے ہیں۔ پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سوال نمبر 4531 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی اور گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی فیصل آباد ترقیاتی اور غیر ترقیاتی فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*4531: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد اور گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی فیصل آباد کو سال 2017-18، 2018-19 اور 2019-20 میں کتنا فنڈ ملا ترقیاتی اور غیر ترقیاتی فنڈ کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(ب) کیا ان یونیورسٹی کی بلڈنگ ان سالوں کے دوران تعمیر ہوئی ہے تو ان کی تفصیل دی جائے؟

(ج) کیا حکومت ان یونیورسٹیز کی بلڈنگ کی تعمیر پر خرچ کردہ رقم کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) GCUF کو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے مالی سال 2017-18, 2018-19 اور 2019-20 میں ملنے والے ترقیاتی فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ترقیاتی فنڈز	غیر ترقیاتی فنڈز	کوسٹ سنٹر	مالی سال
Nill	13.505	FQ4004	2017-18
Nill	45.364	FQ4004	2018-19

Nill	35.328	FQ4004	2019-20

GCUF کو ملنے والی غیر ترقیاتی فنڈز کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

GCWU کو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے مالی سال 18-2017, 19-2018 اور 20-2019 میں ملنے والے ترقیاتی فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ترقیاتی فنڈز	غیر ترقیاتی فنڈز	کوسٹ سنٹر	مالی سال
Nill	158.078	LQ4790	2017-18
Nill	194.820	LQ4790	2018-19
Nill	173.094	LQ4790	2019-20

GCWU کو ملنے والے غیر ترقیاتی فنڈز کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کی مالی سال 18-2017 اور 19-2018 میں ترقیاتی کاموں اور ترقیاتی فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونیورسٹیوں کے تمام فنڈز کا باقاعدگی سے آڈٹ کیا جاتا ہے جو کہ حکومت کے متعلقہ محکمہ کے متعین کردہ آڈٹ افسران کے ذریعے ہوتا ہے۔ ان دونوں یونیورسٹیوں کے فنڈز کا آڈٹ برائے مالی سال 18-2017 اور 19-2018 ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد اور گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی فیصل آباد کو سال 18-2017، 19-2018 اور 20-2019 میں کتنا فنڈز ملا ترقیاتی اور غیر ترقیاتی فنڈز کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے۔ آج سے دو سال قبل منسٹر صاحب کی طرف سے on the floor of the House یہ بات کہی گئی تھی کہ وومن یونیورسٹی کا نیو کیمپس زیر تعمیر ہے ہم اس کے لئے اس سال فنڈز جاری کر رہے ہیں لیکن آج کے یہ جواب ثابت کر رہے ہیں کہ آج تک کسی قسم کا کوئی بھی ترقیاتی فنڈ نیو کیمپس کو جاری نہیں کیا گیا۔ اب یا تو جواب غلط ہے یا پھر on the floor of the House منسٹر صاحب کی جو commitment تھی وہ غلط ہے۔ لہٰذا میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس بارے میں وہ کیا فرمانا چاہتے ہیں اور کیا نئی commitment دینا چاہتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! شکریہ۔ معزز ممبر بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ ہم نیو کیمپس کو فنڈز دینا چاہتے تھے۔ ہم نے ADP میں 28۔ ارب روپے رکھنے کا سوچا تھا لیکن گزشتہ سال Covid situation کی وجہ سے بجٹ drop کرنا پڑا اور تمام ترقیاتی سکیمیں کاٹ دی گئیں اور وہ بجٹ صرف 3۔ ارب روپے تک رہ گیا، obviously پولیٹیکل گورنمنٹ ہے اور گورنمنٹ کی priorities ہوتی ہیں کہ کون سا کام پہلے کرنا ہے اور کون سا بعد میں کرنا ہے اور ہر معاملے میں محکمے کی recommendation بھی نہیں مانی جاتی، حکومت میں جو لوکل ایم پی ایز ہوتے ہیں ان کا حصہ ہوتا ہے اور ان کی بھی priorities ہوتی ہیں - میں دوبارہ commitment نہیں کر رہا کہ اس سال فنڈز رکھ دیئے جائیں گے چونکہ ہمیں ایگزیکٹو کی طرف سے ایک general direction دی جاتی ہے کہ یہ سکیمز ہونی چاہئیں یا نہیں ہونی چاہئیں پھر already وہ کیمپس چل رہا ہے اور کئی ایسی priorities ہیں جہاں فنڈز کی اشد ضرورت ہے اس لئے شاید ان کو زیادہ priorities کریں۔ شکریہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں تنقید برائے تنقید نہیں کرنی چاہتا۔ منسٹر صاحب نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ واقعی یہ بات on the floor of the House ہوئی تھی۔ منسٹر صاحب کی طرف سے on the floor of the House جو commitment کی جائے اگر اس پر عملدرآمد نہ ہو سکے تو پھر اس کی کیا value ہے؟ منسٹر صاحب نے دوسری بات یہ کہی ہے کہ Covid-19 کی وجہ سے یہ funds جاری نہیں کئے گئے۔ یہ مجھے اور اس ہاؤس کو بتا دیں کہ دو سال پہلے کون سا Covid-19 تھا؟

جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کے علم میں یہ بات لانی چاہتا ہوں کہ اس نئے کیمپس میں ایک کلاس بھی نہیں ہوئی۔ میں ان کی information کو غلط نہیں کہتا کیونکہ گیلری میں سیکرٹری محکمہ ہائر ایجوکیشن اور دوسرا اسٹاف بھی موجود ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج تک اس نئے کیمپس میں ایک کلاس بھی نہیں ہوئی جس کا منسٹر صاحب نے ابھی ذکر کیا ہے کہ وہ کیمپس چل رہا ہے اور اس کے لئے funds کی ضرورت نہیں ہے۔ میری منسٹر صاحب

سے بڑے ادب و احترام سے گزارش ہے کہ نیا کیمپس ملکووانہ جڑانوالہ روڈ پر تعمیر ہو رہا ہے۔ میرا وہ شہر ہے اور جب میں لاہور کے لئے نکلتا ہوں تو اس کیمپس کے آگے سے گزر کر آتا ہوں۔ چودھری علی اختر اور چودھری ظہیر الدین کا یہ حلقہ انتخاب ہے۔ حکومت پنجاب نے ان کو اربوں روپے کی زمین دے دی، funds جاری کر دیئے اور جتنے funds جاری ہوئے اس سے چار دیواری اور کمرے بن گئے لیکن آج تک وہاں پر کوئی کلاس نہیں ہو سکی۔ فیصل آباد کی آبادی اس وقت ایک کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے جبکہ وہاں پر خواتین کی صرف ایک یونیورسٹی ہے۔ جب انہوں نے service statutes بنانے تھے تو منسٹر صاحب سے میری اس بارے میں بڑی تفصیلی بات ہوئی تھی۔ میں ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور منسٹر صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے خصوصی مہربانی کرتے ہوئے تین سال کے بعد اس یونیورسٹی کے service statutes بنا دیئے ہیں۔ اب میں اپنے سوال کی طرف آتا ہوں کہ جواب کے جز (الف) کی تفصیل میں بتایا گیا ہے کہ GCUF کو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے مالی سال، 18-2017، 19-2018 اور 20-2019 میں ملنے والے ترقیاتی فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے جبکہ ترقیاتی فنڈز کے کالم میں Nil لکھا ہوا ہے یعنی تین سالوں میں اس یونیورسٹی کو ترقیاتی فنڈز کے حوالے سے ایک روپیہ بھی جاری نہیں کیا گیا۔ میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کے تمام معزز ممبران کو بتانا چاہتا ہوں کہ آج بھی منسٹر صاحب نے on the floor of the House یہ کہا ہے کہ میں کوئی commitment نہیں کر سکتا کہ اس یونیورسٹی کو اس مالی سال میں funds جاری کئے جائیں گے جبکہ ان کی گورنمنٹ اور تحریک انصاف کے منشور میں یہ کہا گیا تھا کہ ہم تعلیم کے فروغ اور نئے تعلیمی ادارے بنانے کے لئے بہت زیادہ funds استعمال کریں گے۔ میری منسٹر صاحب سے بڑے احترام سے گزارش ہے کہ خدا کے لئے اس یونیورسٹی کے لئے آئندہ مالی میں funds مختص کئے جائیں۔ یہ مالی سال تو ختم ہو چکا ہے کیونکہ آج مئی کی 28 تاریخ ہے اور اگر اب کوئی funds جاری ہوئے تو وہ lapse ہو جائیں گے لیکن اگلے مالی سال میں ہماری اس یونیورسٹی کے لئے ضرور funds مختص کئے جائیں۔ اس یونیورسٹی میں فیصل آباد کی بیٹیوں نے پڑھنا ہے لہٰذا میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ ہاؤس کے اندر اس حوالے سے کوئی یقین دہانی کروا دیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئر مین! میں کچھ چیزوں کی وضاحت کرنی چاہوں گا۔ اس یونیورسٹی کے بارے میں معزز رکن کا جو concern ہے میں اس کو appreciate کرتا ہوں۔ یہ بڑی اچھی بات ہے اور obviously معزز ممبر جو identify problems کرتے ہیں اسے address کیا جانا چاہئے لیکن ایک چیز سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جب صوبائی حکومت کوئی نئی یونیورسٹی بناتی ہے تو تین سال تک اس کی funding کی commitment صوبائی حکومت کی ہوتی ہے۔ اس کے بعد وہ یونیورسٹی ایسی stage پر پہنچنی چاہئے اور take off کر جانی چاہئے کہ اسے ہائر ایجوکیشن کمیشن جو کہ ایک وفاقی ادارہ ہے وہ funding کرے۔ جب صوبائی حکومت کوئی نئی یونیورسٹی بناتی ہے تو اصولاً اسے ان تین سالوں کو ذہن میں رکھنا چاہئے اور تین سالوں میں اس یونیورسٹی کو اس stage پر پہنچا کر جانا چاہئے کہ اسے صوبائی حکومت سے مزید funding کی ضرورت نہ پڑے۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی اور گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی فیصل آباد دونوں ہی پرانی یونیورسٹیاں ہیں۔ پنجاب حکومت traditionally پرانی یونیورسٹیوں کو funds مہیا نہیں کرتی۔ اب ان یونیورسٹیوں کی تمام سکیموں کے لئے funding وفاقی ہائر ایجوکیشن کمیشن نے کرنی ہے۔

جناب چیئر مین! معزز رکن نے میری commitment کے حوالے سے بات کی ہے اور میں نے ان سے دو سال پہلے commit کیا تھا کہ next budget میں ہم ایک سکیم لے کر آئیں گے جو کہ گزشتہ بجٹ تھا۔ معزز ممبر بخوبی جانتے ہیں کہ یہ process فوری طور پر نہیں ہوتا اور نہ ہی منسٹر کے پاس کوئی funds ہوتے ہیں۔ محکمہ خزانہ اور محکمہ پی اینڈ ڈی نے funds منظور کرنے ہوتے ہیں۔ ہم نے گزشتہ بجٹ میں یہ سکیم رکھی تھی اور ہمیں 28- ارب روپے کی allocation indicate کی گئی تھی لیکن Covid-19 کی وجہ سے بجٹ میں cuts لگ گئے اور اس سکیم کے لئے صرف 3- ارب روپے مختص ہو سکے۔ اب 3- ارب روپے سے تو obviously صرف essential کام ہی ہو سکتے تھے۔

جناب چیئر مین! جو سکیمیں ہماری حکومت نے شروع کی ہیں ان کو مکمل کرنا ہمارا فرض ہے لیکن ہم نے ان دونوں یونیورسٹیوں کے لئے وفاقی ہائر ایجوکیشن کمیشن سے federal funding کے لئے apply کیا ہوا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! ابھی منسٹر صاحب نے پورے ہاؤس کو تفصیل کے ساتھ brief کیا ہے کہ نئی یونیورسٹی کو تین سال تک حکومت پنجاب funds جاری کرتی ہے اور اس کے بعد وفاقی ہائر ایجوکیشن کمیشن ان کو funding کرتا ہے۔ میں بطور ممبر پنجاب اسمبلی on the floor of the House یہ کہہ رہا ہوں کہ پاکستان مسلم لیگ(ن) کی حکومت 2013 سے 2018 تک تھی اور ہم نے اپنے اس tenure میں جھنگ روڈ والی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کو پیسے دیئے تھے یعنی اس پرانی یونیورسٹی کو صوبائی حکومت پنجاب کی طرف سے پیسے دیئے گئے تھے۔ یہ کوئی منطق نہیں ہے کہ جو منصوبے انہوں نے شروع کئے ہیں صرف انہی کو funds جاری کئے جائیں گے اور پرانے منصوبوں کے لئے funds جاری نہیں کئے جائیں گے۔ یہ public interest کے منصوبے ہیں۔ اس یونیورسٹی کے اندر میرے بیٹوں اور بیٹیوں نے تعلیم حاصل کرنی ہے۔ یہ منطق بالکل درست نہیں ہے کہ ہم نے پرانے منصوبوں کو funds جاری نہیں کرنے۔ اگر کوئی ongoing scheme ہے تو اسے حکومت وقت کو مکمل کرنا چاہئے۔ کل یہاں پر وزیر سی اینڈ ڈبلیو نے تقریباً 32 ongoing سکیموں کا ذکر کیا تھا۔ میں ان کا حوالہ دیتے ہوئے کہوں گا کہ ongoing سکیموں کو مکمل کرنا حکومت پنجاب کی ذمہ داری ہے۔ اگر صوبائی حکومت کسی یونیورسٹی کو پیسے دیتی ہے تو وہ پنجاب کی عوام کو پیسے دیتی ہے اور پنجاب کے اداروں کو مضبوط کرنے کے لئے پیسے دیتی ہے۔ میری صرف اتنی گزارش ہے کہ منسٹر صاحب مجھے یقین دہانی کروا دیں کہ یہ اگلے مالی سال کے بجٹ میں اس سکیم کو لازماً شامل کروا دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ اگلے سوال کو take up کرنے سے پہلے میں ایک چھوٹی سی announcement کرنی چاہتا ہوں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چوہدری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے صرف ایک وضاحت کرنی چاہتا ہوں۔ ابھی میرے فاضل دوست محمد طاہر پرویز جو کہ میرے ضلع فیصل آباد سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ ان منصوبوں کا کیا قصور ہے جو پاکستان مسلم لیگ(ن) کے دور حکومت میں شروع کئے گئے تھے؟ یہ اپنے دور حکومت میں جو legacy لے کر چلتے رہے ہیں انہوں نے اسی لحاظ سے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے ان

سے پوچھنا چاہوں گا کہ وزیر آباد کے کارڈیالوجی سنٹر کا کیا قصور تھا، اسے ان کے دور حکومت میں کیوں بند کیا گیا اور کیوں funding نہیں کی گئی؟ اسی طرح پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت اس بات کی گواہ ہے کہ اس کا کام انہوں نے اپنے دور حکومت میں دس سال تک بند رکھا حتیٰ کہ اس کی چھتیں ٹپکنا شروع ہو گئیں اور اس کی لاگت double ہو گئی۔ علیٰ ہذالقیاس اسی طرح شامان والے بڑے کمرشل سنٹر جو کہ with the collaboration of Dubai مکمل ہونا تھا، جس میں 25 فیصد right of ownership صوبہ پنجاب کے تھے۔ وہ کسی حکومت یا وزیر اعلیٰ کے نہیں تھے بلکہ صوبہ پنجاب کے تھے اور اس کے اندر ایک لاکھ نوکریاں پیدا ہونی تھیں اس منصوبے کو بھی پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے abandoned کر دیا گیا تھا۔ یہ پاکستان مسلم (ن) کی حکومت کا کام تھا۔ ہماری حکومت کا ایسا طرز عمل نہیں ہے۔ انشاءاللہ ان کے دور حکومت میں شروع کئے گئے تمام projects مکمل کئے جائیں گے کیونکہ وہ عوامی مفاد کے منصوبے ہیں۔ آپ اپنے قائدین اور policy makers کو بھی یہی بات سمجھائیں۔ میں نے آپ کو تین ایسے projects گنوا دیئے ہیں جبکہ چھوٹے چھوٹے اور بہت سے projects ان کے دور حکومت میں بند کر دیئے گئے تھے جو کہ ان سے پہلی حکومت نے شروع کئے تھے۔ آپ کے ذہن میں وہی بات ہے کہ جیسے ہم نے ان کے projects بند کئے تھے شاید موجودہ حکومت بھی ہمارے projects بند کر دی گی۔ ایسا بالکل نہیں ہو گا۔ آپ ہمیشہ ایک reasonable بات کرتے ہیں اسی لئے میں آپ کی بڑی قدر کرتا ہوں لیکن یہ وضاحت بہت ضروری تھی۔

تعزیت

جناب ڈپٹی سپیکر (سردار دوست محمد مزاری) کے سسر کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب چیئرمین: معزز ممبران! ایک announcement ہے کہ ہمارے ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری کے Father-in-law سردار نعیم خان مزاری وفات پا گئے ہیں تو ان کے لئے فاتحہ خوانی کر لی جائے۔

(اس مرحلہ پر فاتحہ خوانی کی گئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے اُن کی طرف سے pending کرنے کی request آئی ہے لہٰذا اس سوال نمبر 6590 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6776 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: نورپور تھل گرلز کالج میں سٹاف کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6776: محترمہ ساجدہ بیگم:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع خوشاب کی تحصیل نورپور تھل میں گرلز کالج میں سٹاف کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کون کون سی اسامیاں خالی ہیں اور حکومت کب تک فل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) نورپور تھل کے گرلز کالج میں بچیوں کی تعداد کتنی ہے اور کیا سٹاف کی تعداد بچیوں کے لحاظ سے کافی ہے؟

(د) نورپور تھل کے گرلز کالج میں آخری دفعہ بھرتی کب کی گئی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ٹیچنگ سٹاف کی 22 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں 2 ورکنگ ہیں اور 20 خالی اسامیاں ہیں۔ خالی اسامیوں پر 5 کالج ٹیچنگ انٹرنیز 04 ماہ کے کنٹریکٹ پر کام کر رہی ہیں۔

(ب) نان ٹیچنگ سٹاف کی 28 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں 7 ورکنگ ہیں اور 21 اسامیاں خالی ہیں بھرتی کے لئے اعداد و شمار مانگ لئے گئے ہیں۔

(ج) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین نور پور تھل ضلع خوشاب کی تعداد 21-2020 کے تعلیمی سال میں 483 ہے۔ سٹاف ناکافی ہے۔

(د) کالج ہذا 2008 میں بنا جس میں نان ٹیچنگ سٹاف کی ایک بار بھی بھرتی نہیں ہوئی 2017 میں بھرتی ہونے لگی تھی لیکن ایم پی اے ملک محمد ارشد کلو نے منسوخ کروادی کہ سارے ضلع خوشاب کی درجہ چہارم کی اسامیوں کا کوٹا مجھے دیا جائے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! یہ سوال تحصیل نور پور تھل کے حوالے سے ہے جس کی آبادی ڈیڑھ لاکھ ہے جس کے لئے یہ واحد کالج ہے۔ اس کالج میں 2008 سے teaching staff کی تعداد صرف 2 ہے۔ اس کالج میں ٹوٹل بچیاں 483 ہیں اور تھل کے علاقے میں دور دراز آبادی ہوتی ہے تو بہت سے لوگ اپنی بچیوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجتے بھی نہیں ہیں تو جو لوگ اپنی بچیوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجتے ہیں تو وہاں کالج کے سٹاف کے حالات میں نے آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ 2 ریگولر ہیں اور 5 ٹیچرز کنٹریکٹ پر ہیں اور کنٹریکٹ ٹیچرز کے حوالے سے شکایت ہے کہ وہ اپنی مرضی سے آتی ہیں، کبھی آتی ہیں اور کبھی نہیں آتیں۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ محکمہ اس کالج کے لئے سٹاف بھرتی کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! کالجز کے teaching staff کی hiring پنجاب پبلک سروس کے through ہوتی ہے تو اڑھائی ہزار teaching staff بھرتی کرنے کا process گزشتہ سال start ہوا لیکن unfortunately پنجاب پبلک سروس کمیشن کے process کے حوالے سے ایک scandal بن گیا اُس وجہ سے یہ بھرتی delayed ہے۔ میں نے اس Question Hour سے پہلے بھی پتا کیا ہے اس پر مزید 6 ماہ لگ جائیں گے۔ محترمہ نے دوسری بات کی ہے کہ ٹیچرز ٹائم پر نہیں آتے تو آپ ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز کو شکایت کریں تو ہم اُن سے کہیں گے کہ جو ٹیچرز موجود ہیں وہ تو at least کالج آئیں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! کالجز میں آخری بار 2008 میں بھرتی کی گئی ہے اُس کے بعد اس لئے بھرتی نہیں کی گئی کہ بھرتیوں میں سیاسی مداخلت تھی جس کی وجہ سے بھرتیاں نہیں کی گئیں تو میرے خیال میں اب ہماری حکومت میں کسی قسم کی کوئی سیاسی مداخلت نہیں ہے تو براہ

مہربانی بھرتی کے process کو مکمل کر کے وہاں ٹیچرز تعینات کئے جائیں کیونکہ وہاں کے لوگوں کا یہ بہت serious issue ہے۔ اس کالج میں سائنس ٹیچر ایک بھی نہیں ہے جو دو ٹیچرز ہیں وہ صرف اُردُو subject کی ہیں تو kindly اس پر ضرور غور کریں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! ہم نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو already اڑھائی ہزار ٹیچرز کے لئے request کی ہوئی ہے اور اس سال ہم مزید تین ہزار ٹیچرز بھرتی کرنے کے لئے request کر رہے ہیں تو یہ انشاءاللہ ہو جائے گا۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں، لہٰذا ان کے سوال نمبر 6801 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ شازیہ عابد کا ہے ،لہٰذا ان کے سوال نمبر 6802 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے، اُن کی طرف سے written request آئی ہے تو ان کا سوال نمبر 6843 pending جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6862 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کی آمدن واخراجات اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6862: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)　بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کی آمدن واخراجات بتائیں؟

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اوراوپر کی اسامیاں اوران پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ مع تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) اس بورڈ کے پاس کون کون سی سرکاری گاڑیاں کس کس ماڈل اور کمپنی کی ہیں کتنی کتنی مالیت میں خرید کردہ ہیں ان کے اخراجات کی تفصیل تین سالوں کی بتائیں نیز یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

(د) اس بورڈ کے گریڈ 17 اوراوپر کے ملازمین کو کون کون سی مراعات حاصل ہیں کیاان کو خصوصی الاؤنس ملتا ہے تو اس کی تفصیلات دی جائیں؟

(ہ) اس بورڈ کی منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیاں کتنی کتنی ہیں؟

(و) اس بورڈ میں کتنے افراد کی ان تین سالوں کے دوران کس کس عہدہ و گریڈ پر بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، تعلیم، عہدہ اور گریڈ بتائیں ان کی بھرتی کی اتھارٹی کا نام، عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) تفصیل برائے مالی سال 19-2018

آمدن 2310.288 (ملین) روپے

اخراجات 2182.314 (ملین) روپے

تفصیل برائے مالی سال 20-2019

آمدن 2287.857 (ملین) روپے

اخراجات 2139.987 (ملین) روپے

تفصیل برائے مالی سال 21-2020

آمدن کا تخمینہ 2281.701 (ملین) روپے

اخراجات کا تخمینہ 2146.010 (ملین) روپے

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی اسامیوں اور ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ مع تعلیمی قابلیت کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، لاہور کے پاس موجود گاڑیوں کی تعداد، کمپنی، مالیت اور ان کے اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) دوسرے بورڈ ملازمین کی طرح گریڈ 17 اور اُوپر کے ملازمین کو درج ذیل خصوصی مراعات حاصل ہیں:

1۔ سالانہ 4 لیٹ سیٹنگ الاؤنس جاری بنیادی تنخواہ کے برابر دیئے جاتے ہیں۔

2۔ میڈیکل اور ہاؤس رینٹ الاؤنسز 50 فیصد جاری بنیادی تنخواہ کے دیئے جاتے ہیں۔

3۔ چیئرپرسن کو ایک جاری بنیادی تنخواہ کے برابر چیئرمین بائیس الاؤنس دیا جاتا ہے۔

4۔ تمام ملازمین کو موٹر سائیکل، کار اور گھر کی خریداری کے لئے سود کے بغیر قرضہ دیا جاتا ہے۔

(ہ) اس بورڈ کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 1111 ہے اور خالی اسامیوں کی تعداد 323 ہے۔

(و) تین سالوں کے دوران بھرتی ہونے والے ملازمین کی تعداد اور مطلوبہ تفصیلات ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! I like to start by appreciating Higher Education Department کیونکہ انہوں نے جز (الف) میں تین سالوں کی آمدن اور اخراجات دیئے ہیں تو ان کی آمدن اخراجات سے زیادہ ہے تو its very good. It means they are doing well. میرا ضمنی سوال جز (د) کے حوالے سے ہے انہوں نے جواب دیا ہے کہ میڈیکل اور ہاؤس رینٹ الاؤنس بنیادی جاری تنخواہ پر دیئے جاتے ہیں۔ جہاں تک میری information ہے حکومت کے باقی جتنے ملازمین ہیں اُن کا میڈیکل الاؤنس 10 فیصد ہے اور رینٹ 50 فیصد ہے لیکن یہ initial pay scale پر الاؤنس دیئے جاتے ہیں تو اس فرق کی کیا وجہ ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! ایجوکیشن بورڈز autonomous ہوتے ہیں یہ اپنے ملازمین کے الاؤنسز کے فیصلے خود کرتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میرا اگلا ضمنی سوال جز (ب) کے حوالے سے ہے۔ اس بورڈ کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 1111 ہے اور خالی اسامیوں کی تعداد 323 ہے تو ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ کب تک ہے اور یہ بجٹ میں ان اسامیوں کے لئے کوئی مخصوص رقم رکھی جاتی ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! بورڈز چونکہ autonomous bodies ہیں یہ اپنی آمدن اور اخراجات خود ہی manage کرتے ہیں۔ اسامیاں پُر کرنے کا فیصلہ بھی بورڈز خود کرتے ہیں۔ ہم نے بورڈز کو already letter لکھا ہوا ہے کہ وہ خالی اسامیاں پُر کریں۔ ہم یہ قانون بھی بنا رہے ہیں کہ بورڈز کی بھرتیاں بھی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے through ہوں تا کہ اس کی transparency پر جو question mark اُٹھتے ہیں، وہ نہ اُٹھیں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا ان کے سوال نمبر 6865 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک غلام قاسم ہنجرا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا ان کے سوال نمبر 6866 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے ان کی pending کرنے کی request آئی ہے، اس سوال نمبر 6868 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد نواز چوہان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6869 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن گوجرانوالہ کی آمدن، اخراجات اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6869: **جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن گوجرانوالہ کی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی اسامیاں اور ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ مع تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) اس بورڈ کے پاس کون کون سی سرکاری گاڑیاں کس کس اور ماڈل کمپنی کی ہیں یہ کتنی کتنی مالیت میں خرید کردہ ہیں ان کے اخراجات کی تفصیل تین سالوں کی بتائیں نیز یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

(د) اس کے گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین کو کون کون سی مراعات حاصل ہیں کیا ان کو خصوصی الاؤنس ملتا ہے تو اس کی تفصیلات دی جائیں؟

(ہ) اس بورڈ کی منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیاں کتنی کتنی ہیں؟

(و) اس بورڈ میں کتنے افراد کی ان تین سالوں کے دوران کس کس عہدہ و گریڈ پر بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، تعلیم عہدہ مع گریڈ بتائیں ان کی بھرتی کی اتھارٹی کا نام، عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جواب ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی کل اسامیوں کی تعداد 114 ہے ان اسامیوں پر 93 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ تعینات کے نام، عہدہ، گریڈ مع تعلیمی قابلیت کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بورڈ ہذا کے پاس 22 مختلف گاڑیاں ہیں ان کے ماڈل / قیمت اور تین سال کے اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) دوسرے بورڈ ملازمین کی طرح گریڈ 17 اور اُوپر کے ملازمین کو درج ذیل خصوصی مراعات حاصل ہیں:

1۔ سالانہ 4 لیٹ سیٹنگ الاؤنس جاری بنیادی تنخواہ کے برابر دیئے جاتے ہیں۔

2۔ میڈیکل اور ہاؤس رینٹ الاؤنسز 50 فیصد جاری بنیادی تنخواہ کے دیئے جاتے ہیں۔

3۔ چیئرپرسن کو ایک جاری بنیادی تنخواہ کے برابر چیئرمین بائیس الاؤنس دیا جاتا ہے۔

4۔ تمام ملازمین کو موٹر سائیکل، کار اور گھر کی خریداری کے لئے سود کے بغیر قرضہ دیا جاتا ہے۔

(ہ) اس بورڈ کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 1098 ہیں اور خالی اسامیاں 386 ہیں اور خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) بورڈ ہٰذا میں گزشتہ تین سالوں کے دوران 185 ملازمین بھرتی کئے گئے۔ ان ملازمین کی تفصیل ضمیمہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد نواز چوہان: جناب چیئرمین! محکمہ نے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ اس بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی کل اسامیوں کی تعداد 114 ہے۔ ان اسامیوں پر 93 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ جو 21 اسامیاں خالی ہیں وہ کب سے خالی ہیں، وہ کون سی ہیں اور اُن پر کب بھرتی کی جائے گی؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ اسامیاں شاید 2012 سے خالی ہیں۔ ان اسامیوں پر بھرتی کب کی جائے گی یہ نیا سوال ہے اور اس بارے میں آپ بورڈ سے سوال کر سکتے ہیں جیسے میں نے گزشتہ جو سوال تھا اس میں بتایا کہ بورڈز autonomous bodies ہیں۔ جس طرح یونیورسٹیز autonomous bodies ہیں اس میں صرف ایک نمائندہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا ہوتا ہے جو بورڈ کا ممبر ہوتا ہے۔ بورڈ کا چیئرمین اور بورڈ اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ وہ فیصلے خود کریں۔ اگر یہ ان سے exactly یہ سوال

پوچھ لیتے تو اس کا وہ جواب دے دیتے اور اگر یہ independently پوچھنا چاہتے ہیں تو ان سے پوچھ کر بتا دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: چوہان صاحب! یہ نیا سوال بنتا ہے۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب چیئرمین! آپ نے فرمایا کہ 2012 سے یہ اسامیاں خالی ہیں آج 2021 ہے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ آج یہ ensure کروا دیں کہ یہ اسامیاں کب fill ہو جائیں گی اور ان کا طریق کار کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جناب محمد نواز چوہان! وہ کہہ رہے ہیں کہ لکھ کر دیا ہے fill ہو جائیں گی۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! یہ بات درست ہے بورڈز daily wages پر رکھ لیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں اس کو permanent کر دو۔ تو اس کو ہم حل کر رہے ہیں، میں نے ابھی discus کیا ہے کہ اس کو sort out کرنے کے لئے کوئی قانون لے آتے ہیں جو mandatory کر دیں اور اس کو PPSC کے through یا کوئی اور transparent طریقے سے اس کو حل کیا جائے تو ایسے ہم کر سکتے ہیں۔ We can work on it.

جناب محمد نواز چوہان: میری منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ مجھے آپ بتا دیں کہ جو انہوں نے گوجرانوالہ بورڈ میں daily wages پر جو بھرتی کئے ہوئے ہیں وہ کتنے ہیں اور ان کی تعلیم کیا ہے اور ان کا طریق کار کیا ہے اور کس Terms & Condition کے ساتھ ڈیلی ویجز پر بھرتی کئے ہیں؟

جناب چیئرمین: چوہان صاحب! یہ آپ کا fresh question بنتا ہے وہ آپ کر دیں تو وہ اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب چیئرمین! اس میں کوئی fresh question والی بات نہیں ہے۔ میرا دوسرا ضمنی سوال (ہ) جز سے ہے وہ بھی اسی طرح کا ہے کہ اس بورڈ میں 1098 اسامیاں ہیں جن میں سے 386 اسامیاں ابھی تک خالی ہیں یہ بتا دیں کہ یہ کب تک fill ہو جائیں گی اور اس کا طریق کار کیا ہوگا؟ کہ کیا یہ بھی ڈیلی ویجز پر رکھے جائیں گے۔ ہمارے بورڈ والے اپنی مرضی اور من مانی سے کس کو oblige کرتے ہیں یا کس کے کہنے پر رکھتے ہیں اور وہ کیسے ہوتا ہے؟

جناب چیئرمین: جناب محمد نواز چوہان! ان کو جواب دے لینے دیجئے۔ جی، منسٹر صاحب!

جناب محمد نواز چوہان: جناب چیئرمین! جب تک یہ جواب نہیں دیتے میرے اس سوال کو pending کیا جائے۔ یہ نامکمل جواب ہے میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! actually جو ضمنی سوال ہوتا ہے وہ policy matter سے related ہونا چاہئے یہ کوئی نیا fact تو نہیں پوچھ سکتے۔ اگر ان کو کوئی fact چاہئے تو نیا سوال لے آئیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد نواز چوہان! آپ اس پر نیا سوال لے آئیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! جو ان کا concern ہے اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ بورڈ ایک autonomous body ہے۔ ان کے دور میں بھی یہ autonomous body تھا اور ان کو یہ پتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے چوہان صاحب! آپ نیا سوال لے آئیں۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے وہ اسے پیش کریں۔ چوہان صاحب! آپ کے اس سوال کا جواب آ گیا ہے آپ ایک نیا سوال لے آئیں۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب چیئرمین! مجھے ensure کروایا جائے کہ وہ ڈیلی ویجز پر کتنے لوگ ہیں؟

جناب چیئرمین: جناب محمد نواز چوہان! آپ نیا سوال لے آئیں وہ اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب چیئرمین! میرا سوال تو یہی ہے اور وہ اسی کا جز ہے اسی کا جواب دیں۔ یہ میں نے تو نہیں کہا یہ منسٹر صاحب نے خود کہا ہے کہ وہ لوگ خود ڈیلی ویجز پر رکھتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد نواز چوہان! اس میں ڈیلی ویجز کا کوئی حوالہ ہی نہیں ہے۔ جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے وہ اسے پیش کریں۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6870 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کی آمدن واخراجات اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6870: **جناب محمد ارشد ملک:** کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کی آمدن اوراخراجات بتائیں؟

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اوراوپر کی اسامیاں اوران پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ مع تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) اس بورڈ کے پاس کون کون سی سرکاری گاڑیاں کس کس ماڈل اور کمپنی کی ہیں یہ کتنی کتنی مالیت میں خرید کردہ ہیں ان کے اخراجات کی تفصیل تین سالوں کی بتائیں نیز یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

(د) اس کے گریڈ 17 اوراوپر کے ملازمین کو کون کون سی مراعات حاصل ہیں کیا ان کو خصوصی الاؤنس ملتا ہے تو اس کی تفصیلات دی جائیں؟

(ہ) اس بورڈ کی منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیاں کتنی کتنی ہیں؟

(و) اس بورڈ میں کتنے افراد کی ان تین سالوں کے دوران کس کس عہدہ و گریڈ پر بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، تعلیم، عہدہ اور گریڈ بتائیں ان کو بھرتی کرنے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جواب ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی کل اسامیاں 32 ہیں اور ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ گریڈ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) دوسرے بورڈ ملازمین کی طرح گریڈ 17 اور اُوپر کے ملازمین کو درج ذیل خصوصی مراعات حاصل ہیں:

1۔ سالانہ 4 لیٹ سیٹنگ الاؤنس جاری بنیادی تنخواہ کے برابر دیئے جاتے ہیں۔

2۔ میڈیکل اور ہاؤس رینٹ الاؤنسز 50 فیصد جاری بنیادی تنخواہ کے دیئے جاتے ہیں۔

3۔ چیئر پرسن کو ایک جاری بنیادی تنخواہ کے برابر چیئر مین بائیس الاؤنس دیا جاتا ہے۔

4۔ تمام ملازمین کو موٹر سائیکل، کار اور گھر کی خریداری کے لئے سود کے بغیر قرضہ دیا جاتا ہے۔

(ہ) اس بورڈ کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 437 اور اس وقت 273 اسامیاں خالی ہیں۔

(و) سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کے دوران 55 ڈیلی ویجز ملازمین کورٹ پٹیشنز نمبرز 13625/16،18007/16،16505/16،18284/16 عدالت عالیہ، لاہور ہائی کورٹ ملتان بینچ، ملتان اور سپریم کورٹ آف پاکستان کے احکامات کی روشنی میں ریگولر کیا گیا۔ جبکہ 01 ملازم A-17 (پنجاب سول سرونٹ ایکٹ 1974) کے تحت بورڈ آف گورنر کی منظوری کے بعد بھرتی کیا گیا۔ ان ملازمین کے نام، تعلیم، عہدہ کی تفصیل ضمیمہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا پہلا ضمنی سوال جز (و) سے ہے۔ یہ بڑا اہم سوال ہے کہ ساہیوال بورڈ آف ایجوکیشن کے ملازمین کے حوالے سے، جس طرح میرے بھائی نے بھی پہلے بات کی کہ بورڈ آف ایجوکیشن میں ملازمین کے حوالے سے، میں نے سوال یہ کیا تھا کہ اس بورڈ میں کتنے افراد کو تین سالوں میں کس کس عہدے پر، گریڈ پر بھرتی کیا گیا ہے؟ جواب میں یہ بتایا گیا کہ 55 ڈیلی ویجز ملازمین کو انہوں نے on the direction of the Supreme Court and High Court کنفرم کیا ہے۔ میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کتنے ملازمین تھے ڈیلی ویجز پر جن میں سے یہ 55 لوگوں کو انہوں نے کنفرم کیا اور کتنے لوگوں کو انہوں نے فارغ کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! یہ ایک نیا fact پوچھ رہے ہیں میں تو ایک logical بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ obviously میرے پاس یہاں تو کوئی data نہیں ہے

اور نہ ہی میں یہاں Google کر کے جواب دے سکتا ہوں۔ کوئی نیا fact بورڈ سے پوچھیں گے تو میں بورڈ کو پوچھوں گا اور وہ جواب منگوالوں گا تو اس لئے kindly اگر exact سوال پوچھ لیا کریں یہ کوئی پہیلیاں بجوانے کا میچ تو نہیں ہو رہا۔ میرے بڑے محترم ہیں۔ مجھے آپ بتا دیں کہ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اس پر نیا سوال لے آئیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): اگر کوئی گڑبڑ ہوئی ہے تو آپ شکایت کریں ہم تحقیقات کروا لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب میرے لئے بڑے honorable ہیں بس یہ فلور ایسا نہیں ہے راجہ صاحب بیٹھے ہیں سینئر politician ہیں، چودھری ظہیر الدین بھی بیٹھے ہیں، میں کوئی پہیلی والی بات نہیں کر رہا آپ believe کریں راجہ صاحب کہ یہ ان غریبوں کا معاملہ ہے جو ڈیلی ویجز ملازمین تھے۔ ان میں سے 55 لوگوں کو انہوں نے کنفرم کیا اور اسی cadre کے باقی ڈیلی ویجز ملازمین کے گھروں کا انہوں نے چولہا بجھایا ہے۔ میں یہ بات کر رہا ہوں اور یہ سوال میں موجود ہے کہ میں نے کہا ہے کہ جو ڈیلی ویجز ملازمین تھے وہ کتنے تھے؟ وہ لکھا ہوا ہے۔ اب جیسے منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ میں ان سے agree کرتا ہوں آپ مہربانی فرمائیں کہ آپ یہ ایک انکوائری کر لیں کہ وہاں پر ڈیلی ویجز ملازمین تھے کتنے؟ اور ان میں سے 55 لوگوں کو کیوں کیا گیا ہے جبکہ قانون تو ایک ہوتا ہے، قانون تو سب کے لئے برابر ہے۔ جو کورٹ سے direction لے آیا ہے وہ confirm ہو گئے اور جو remaining بندے ہیں وہ سارے غریب ایک جیسے تھے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اگر ان غریبوں کو اگر آپ کہتے ہیں petition لے آؤ اور اگر وہ 22B/22A کی petition کر کے اس میں پارٹی بنا دیتے ہیں ان لوگوں کو لیکن یہ بورڈ خود take up کر سکتا ہے۔ جیسے میں ایک اور توجہ دلاتا ہوں میں نے پوچھا تھا کہ اس بورڈ میں منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی خالی ہیں؟ آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے خود یہ بتایا ہے کہ اس بورڈ کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 437 ہے اگرچہ اس وقت 273 اسامیاں خالی ہیں۔ میرا سوال بھی یہی ہے کہ وہ ڈیلی ویجز

والے ملازمین کو فارغ کئے ہیں۔ جو غریب چار چار، چھ چھ سال سے کام کر رہے تھے ان کو گھروں میں بھیج دیا گیا ہے۔ مجھے on the floor of the House یہ ensure کروائیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! اس کا جواب دینا ضروری ہے یہ ایک سسٹم flaw ہے اور یہ میں نے identify کیا ہے کہ یہ جو ڈیلی ویجز پر لوگ بھرتی ہوتے ہیں یہ لوگوں کو oblige کرنے کے لئے بھرتی ہوتے ہیں۔ میں ان کے particular question کی بات نہیں کر رہا۔ سسٹم میں تو flaw ہے اس کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے اور میں on the floor of the House already commit کر رہا ہوں کہ اس کی بھی انکوائری کر لیتے ہیں اور یہ flaw بھی مل کر دور کر لیتے ہیں اور ایک amendment لیکر آتے ہیں بورڈ کے قانون میں تاکہ آئندہ ایسا نہ ہو۔ یہ ہوتا کیا ہے کہ آپ لوگوں کو oblige کرنے کے لئے ڈیلی ویجز پر پہلے بھرتی کر لیتے ہیں اس کے بعد جب کسی کو politically oblige کر دیا، میں نے کہہ دیا، انہوں نے کہہ دیا اس کے بعد اس کو نکال دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ اس پر مل کر کوئی amendment لے آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ کا حکم بالکل بجا آور منسٹر صاحب کی مہربانی ان کی بڑی kind consideration ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ میں صرف آپ کے صرف 30 سیکنڈ لوں گا آپ کی توجہ کا طالب گار ہوں منسٹر صاحب نے جیسے یہ فرمایا ہے کہ جو بھی اس میں خلاء ہے یا جو بھی اس میں کوئی ایسی چیز ہے اس کو دور کیا جائے گا۔ میں ان لوگوں کی بات کر رہا ہوں جو پتا نہیں political تھے یا نہیں تھے لیکن ان لوگوں نے ڈیلی ویجز پر چار چار، چھ چھ سال وہاں پر ملازمت کی ہے۔ اگر آپ مہربانی کریں یہاں سے direction فرما دیں کہ ان لوگوں کو recall کر لیا جائے، انکوائری کر لیں اور جیسے ہی ان کا فیصلہ ہو اگر ان میں میرا ایک بھی پولیٹیکل سفارشی ہو تو اسے بالکل نہ رکھا جائے لیکن جن کی ملازمت ہے ان کو تو accommodate کریں جس طرح سپریم کورٹ اور ہائیکورٹ کے orders کی روشنی میں کی ہے اسی کو in view رکھ دیتے تو ملازمین کو accommodate کیا جائے۔ آپ منسٹر صاحب سے اس پر ان کے comment لے لیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! وہ دیکھ لیتے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ آپ سے مل کر اس پر amendment لے آئیں گے اور کوشش کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! مہربانی فرما کر comment لے لیتے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! comment یہی ہے کہ بورڈ کی محکمانہ انکوائری کروا لیتے ہیں۔ بورڈ direct تو نہیں کر سکتا ہے کسی صورت میں بھی۔ Board autonomy کا تو یہی مطلب ہوتا ہے انہوں نے اپنے فیصلے خود کرنے ہیں۔ ان کو سپریم کورٹ تو direction دے سکتی ہے لیکن ایگزیکٹو آرڈر کے تحت تھوڑی بھرتیاں کر سکتے ہیں اور انہوں نے خود ہی کہا ہے کہ وہ ڈیلی ویجز پر تھے تو ڈیلی ویجز پر تو لوگوں کو رکھا ہی اس لئے جاتا ہے کہ جب فارغ کرنا ہو گا تو فارغ کر دیں گے یہ تو simple سی بات ہے۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہو گیا اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے ان کی pending کرنے کی request آئی ہے لہٰذا اس سوال نمبر 6902 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے ان کی بھی pending کرنے کی request آئی ہے لہٰذا اس سوال نمبر 6907 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک محمد غلام قاسم ہنجرا کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال نمبر 6914 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 5264 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ ہائر ایجوکیشن کے تحت کالجوں / یونیورسٹیوں کی تعداد اور سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*5264: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہائر ایجوکیشن کے کالجوں اور یونیورسٹی کی تفصیل مع نام علیحدہ علیحدہ فراہم کریں؟

(ب) ان کالجوں اور یونیورسٹی کے لئے مالی سال 21-2020 کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟
(ج) ان اداروں میں اس مالی سال کے دوران کون کون سی سہولیات فراہم کی جائیں گی اور کس کس ادارے کی بلڈنگ تعمیر کی جائے گی یا اضافی کمرہ جات کی تعمیر کی جائے گی؟
(د) ان اداروں میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں یہ اسامیاں کب تک پر کر دی جائیں گی؟
(ہ) کیا ان اداروں میں جدید لیبز، ملٹی پرپز ہال اور کمپیوٹر لیب ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہائر ایجوکیشن کے ماتحت کام کرنے والے کالجز کی تعداد 48 ہے جن میں 20 میل اور 28 فی میل کالجز ہیں۔ جبکہ 2 یونیورسٹیاں کام کر رہی ہیں (تفصیل Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) ضلع فیصل آباد کے کالجز کے لئے مالی سال 21-2020 میں مختص کی گئی رقم کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) ان اداروں میں مالی سال 21-2020 میں جن سہولیات کی ضرورت ہے ان کی تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ عدم دستیاب سہولیات کو محکمہ ہائر ایجوکیشن سالانہ ترقیاتی سکیم "Provision of Missing Facilities in Higher Education Department" میں مختص کی گئی 50 ملین کی رقم میں سے ضروریات اور ترجیحات کی بنیاد پر فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جبکہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سمندری میں 16 کمرہ جات کی تعمیر جاری ہے۔
(د) ضلع فیصل آباد کے کالجز میں خالی اسامیوں کی تفصیل (Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی جانب سے لیکچرار کی اسامیاں پر کرنے کا عمل جاری ہے۔ جبکہ نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں پر کرنے کے لئے گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق عمل کیا جائے گا۔
(ہ) ضلع فیصل آباد کے کالجز میں سائنس لیبز، ملٹی پرپز ہال اور کمپیوٹر لیبز کی تفصیل۔ (Annex-E) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع فیصل آباد کے کالجز کے لئے مالی سال 2020-21 کے لئے مختص کی گئی رقم میں سے کتنے پیسے استعمال ہو چکے ہیں اور کتنے پیسے lapse ہونے جا رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! اس سوال کو pending کر دیں۔ میں اس کی تفصیل ایوان میں دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ مشتاق کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 5867 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

منڈی بہاؤالدین گورنمنٹ گرلز کالج کے قیام ، سٹاف اور خالی اسامیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

5867*: محترمہ فائزہ مشتاق: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج منڈی بہاؤالدین کب سے قائم ہے؟

(ب) Students کی مکمل تعداد کلاس وائز بتائی جائے نیز کتنی طالبات ہاسٹل میں رہائش پذیر ہیں؟

(ج) کالج کی ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل بتائی جائے؟

(د) مذکورہ کالج میں کن کن مضامین کو گریجویشن کے لئے پڑھایا جاتا ہے؟

(ہ) پوسٹ گریجویٹ کن مضامین میں کروایا جاتا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین منڈی بہاؤالدین 1973-09-01ء قائم ہوا۔

نیز کالج کوڈ (346202) ہے۔

(ب) ۱۔ فرسٹ ائیر 1303

۲۔ سیکنڈ ائیر 1412

۳۔ تھرڈ ائیر 700

۴۔ فورتھ ائیر 600

۵۔ ففتھ ائیر 30

۶۔ سکستھ ائیر 88

ہاسٹل میں طالبات کی تعداد 60 ہے۔

(ج) ۱۔ اساتذہ کی تعداد 37 ہے۔

۲۔ اساتذہ کی خالی اسامیاں 28 ہیں۔

۳۔ ملازمین کی تعداد 28 ہے۔

۴۔ خالی اسامیاں 11 ہیں۔

(د) مضامین بی اے انگلش' اردو' سایئکالوجی' اکنامکس' جرنلزم' حساب' ہیلتھ' فزیکل ایجوکیشن' ہسٹری' سوکس' فارسی' ایجوکیشن

مضامین بی ایس سی کیمسٹری' فزکس' باٹنی' زوالوجی' بیالوجی' میتھ' نفسیات

(ہ) انگلش' اکنامکس' حساب' سایئکالوجی' ہسٹری

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب چیئرمین! جز (ج) میں مجھے بتایا گیا ہے کہ 28 ٹیچرز اور 11 نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں خالی ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ اتنی زیادہ خالی اسامیوں کے ساتھ کالج کا نظام کیسے چل رہا ہے اور یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں اور ان کو کب تک پُر کر لیا جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! گزشتہ کافی سالوں سے CTIs کا سسٹم چل رہا تھا کہ ایک سال کے لئے بھرتی کی جاتی تھی اور مستقل بھرتیاں نہیں کی گئیں۔ ہم نے پچھلے

سال اجازت لی ہے جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ اڑھائی ہزار بھرتیاں ہو رہی ہیں اور مزید تین ہزار بھرتیوں کے لئے request بھیج چکے ہیں۔ امید ہے کہ اس سال یہ بھرتیاں مکمل ہو جائیں گی اور ان کو مستقل ٹیچرز مل جائیں گے جب تک مستقل ٹیچرز نہیں ہیں اس وقت تک CTIs کا stop gap arrangement ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی! سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 6133 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: جی سی یونیورسٹی میں داخلوں میں بے ضابطگیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6133: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں سال 2019 اور 2020 میں کس کس کلاس میں داخلہ ہوا ہر کلاس میں کتنے طالب علموں کو داخلہ ملا اور کس کس کیٹیگری کے تحت داخلہ ملا؟

(ب) ان طالب علموں سے کتنی فیس وصول کی گئی تھی فی طالب علم کتنی فیس وصول کی گئی؟

(ج) کیا تمام داخلے میرٹ پر ہوئے تو میرٹ لسٹ فراہم فرمائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان سالوں کے دوران میرٹ سے ہٹ کر داخلے بھی کئے گئے ہیں جس میں اس یونیورسٹی کی انتظامیہ ملوث ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس بابت یونیورسٹی کی انتظامیہ کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں سال 2019 اور 2020 میں 52 ہائے شعبہ جات کی کلاسوں / پروگراموں میں داخلہ دیا گیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہیں:

	2019	2020
1-BS	5733	5528
2-MA/ MSc	1866	

چونکہ بی اے / بی ایس سی کا رزلٹ کچھ عرصہ قبل ڈکلیئر ہوا ہے لہذا ایم اے / ایم ایس سی میں داخلے جاری ہیں۔

3-MS/ MPHIL	1075	1408
4-PhD	189	287

(ب) ان طالب علموں سے یونیورسٹی کی (Statutory Bodies) سے منظور شدہ فیس وصول کی جاتی ہے اور تمام پروگرامز کا فیس سٹرکچر ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کے مطابق یونیورسٹی ہذا میں تمام داخلے میرٹ اور منظور شدہ کوٹا پر ہوئے ہیں۔ میرٹ لسٹیں یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر موجود ہیں اور مندرجہ ذیل لنک پر ملاحظہ کی جاسکتی ہیں:

(د) جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کے مطابق یونیورسٹی میں میرٹ سے ہٹ کر کوئی بھی داخلہ نہیں کیا گیا۔

(ہ) اگر محکمہ کو یونیورسٹی انتظامیہ کے خلاف ٹھوس ثبوتوں کے ساتھ کوئی شکایت موصول ہوئی تو اس کی تحقیقات کروائی جائیں گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے سوال پوچھا تھا کہ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں سال 2019 اور 2020 میں کس کس کلاس میں داخلہ ہوا ہے۔ اس کا جو جواب دیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ داخلوں میں کسی قسم کی بے ضابطگی نہیں کی گئی۔ منسٹر صاحب پہلے ہی بہت محنت کر رہے ہیں اس لئے میں ان سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ وائس چانسلر جی سی یونیورسٹی فاروومن کو یہ گزارش کر دیں کہ وہ میرے ساتھ ایک میٹنگ کر لیں۔ میں ان سے یہ detail share کر لیتا ہوں کہ کہاں کہاں کیا کیا ہوا ہے۔ منسٹر صاحب بھائی ہیں اور اچھا کام کر رہے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جہاں بھی خرابیاں ہیں ان کو دور کر کے بہتری کی طرف جایا جائے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! ان سے یہ request ہے کہ یہ وائس چانسلر کے بجائے محکمہ سے share کر لیں اگر بے ضابطگی ہوئی ہے تو ہم اس پر انکوائری بھی کروا

لیں گے کیونکہ ہم نے مل جل کر ہی اس سسٹم کو ٹھیک کرنا ہے۔ وائس چانسلر کو direct کہنے کا کیا فائدہ ہے، آپ محکمہ کو شکایت دے دیں ہم انکوائری کروالیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس پر محرک مطمئن ہو گئے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 6378 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6502 چودھری اختر علی کا ہے۔ ان کی request آئی ہے اس لئے یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 6550 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یونیورسٹی آف پنجاب لاہور میں بی ایس ڈیزاسٹر مینجمنٹ پروگرام کی شروعات اور سیٹوں کی تعداد و کیٹیگری سے متعلقہ تفصیلات

***6550: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یونیورسٹی آف پنجاب میں بی ایس ڈیزاسٹر مینجمنٹ پروگرام کب شروع ہوا اس پروگرام میں کتنی سیٹیں کس کس کیٹیگری کی مقرر کی گئی تھیں؟

(ب) مذکورہ پروگرام میں ایڈمشن کس تاریخ کو شروع کیا گیا اور آخری تاریخ کیا تھی آخری تاریخ تک کتنے طالب علموں نے آن لائن اور دوسرے ذرائع سے اپنے ایڈمیشن فارم جمع کروائے ان میں سے کتنے طالب علموں کو داخلہ ملا اور کتنی applications مسترد ہوئیں ان کے ناموں کی الگ الگ کیٹیگری وائز تفصیل بتائی جائے؟

(ج) اس پروگرام کے تحت جو درخواستیں مسترد ہوئیں ان درخواستوں کی تفصیل اور وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) اس پروگرام میں کنفرم ہونے والے طلباء وطالبات کو کب تک اگاہ کر دیا جائے گا تاخیر کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف پنجاب، لاہور میں بی ایس ڈیزاسٹر مینجمنٹ پروگرام نہیں پڑھایا جاتا۔

(ب) جواب کے لئے حصہ الف ملاحظہ کیجئے۔

(ج) جواب کے لئے حصہ الف ملاحظہ کیجئے۔

(د) جواب کے لئے حصہ الف ملاحظہ کیجئے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 6812 جناب منیب الحق کا ہے ان کی request آئی ہے اس لئے یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے۔ جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 6864 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بہاولپور کی آمدن، اخراجات اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6864: چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بہاولپور کی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی اسامیاں نیز ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ گریڈ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) اس بورڈ کے پاس کون کون سی سرکاری گاڑیاں کس کس ماڈل اور کمپنی کی ہیں کتنی کتنی مالیت میں خرید کردہ ہیں ان کے اخراجات کی تفصیل تین سالوں کی بتائیں نیز یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

(د) اس کے گریڈ 17 اوراوپر کے ملازمین کوکون کون سی مراعات حاصل ہیں کیا ان کو خصوصی الاؤنس ملتاہے تو اس کی تفصیلات دی جائیں؟

(ہ) اس بورڈ کی منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیاں کتنی کتنی ہیں؟

(و) اس بورڈ میں کتنے افراد کو ان تین سالوں کے دوران کس کس عہدہ و گریڈ پر بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، تعلیم، عہدہ مع گریڈ بتائیں نیز ان کی بھرتی کی اتھارٹی کا نام، عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) آمدنی اور اخراجات کی تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تفصیل برائے مالی سال 19-2018

آمدن 745.911 (ملین)

اخراجات 730.973 (ملین)

تفصیل برائے مالی سال 20-2019

آمدن 720.076 (ملین)

اخراجات 791.731 (ملین)

تفصیل برائے مالی سال 21-2020

آمدن کا تخمینہ 826.446 (ملین)

اخراجات کا تخمینہ 893.054 (ملین)

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی اسامیوں کی کل تعداد 44 ہے اور ان پر تعینات ملازمین / افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل، ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، بہاولپور کے پاس کل 15 گاڑیاں موجود ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) دوسرے بورڈ ملازمین کی طرح گریڈ 17 اور اُوپر کے ملازمین کو درج ذیل خصوصی مراعات حاصل ہیں:

1۔ سالانہ 4 لیٹ سیٹنگ الاؤنس جاری بنیادی تنخواہ کے برابر دیئے جاتے ہیں۔
2۔ میڈیکل اور ہاؤس رینٹ الاؤنسز 50 فیصد جاری بنیادی تنخواہ کے دیئے جاتے ہیں۔
3۔ چیئرپرسن کو ایک جاری بنیادی تنخواہ کے برابر چیئرمین بائیس الاؤنس دیا جاتا ہے۔
4۔ تمام ملازمین کو موٹر سائیکل، کار اور گھر کی خریداری کے لئے سود کے بغیر قرضہ دیا جاتا ہے۔

(ہ) بورڈ ہٰذا میں منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 469 ہے جس میں 04 مستعار الخدمتی افسران ہیں۔ بورڈ ملازمین کی موجودہ کل تعداد 338 ہے اور خالی اسامیوں کی تعداد 127 ہے۔ تفصیلات ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) تین سالوں کے دوران بھرتی ہونے والے ملازمین کی تعداد 53 ہیں اور مطلوبہ تفصیلات ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں جز (الف) کے حوالے سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ جواب میں لکھا ہے کہ 19-2018 سے لے کر 20-2019 اور پھر 21-2020 میں آمدن مسلسل اخراجات سے کم ہوئی ہے۔ 19-2018 میں آمدن اخراجات سے زیادہ تھی لیکن آنے والے دونوں مالی سالوں میں ان کی آمدن اخراجات سے کم ہوئی اور اخراجات بڑھتے جا رہے ہیں۔ یہ خود مختار ادارہ ہے لیکن اس صورت میں کہ جب ان کے اخراجات بڑھ جائیں تو پھر کیا پنجاب حکومت compensate کرتی ہے یا وہ خود اپنے معاملات کو دیکھتے ہیں؟ کیا بورڈ کا آڈٹ ہوتا ہے کیونکہ یہ تو ہر درخواست جو بھی وہاں کوئی بھی طالب علم دیتا ہے اس پر فیس وصول کی جاتی ہے۔ یہ امتحانی فیس لیتے ہیں، رجسٹریشن کی فیس لیتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ کوئی ایسا کام نہیں ہے جس پر انہوں نے کوئی فیس نہ رکھی ہو۔ وہاں کوئی چیز free نہیں ہے تو پھر اخرجات کیوں روز بروز بڑھ رہے ہیں اور آمدن اور اخراجات میں بہت زیادہ فرق ہے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! یہ بالکل درست observation ہے۔ اگر معزز ممبر چاہتے ہیں تو اس پر انکوائری کروالیں گے کہ کیوں اخراجات بڑھ رہے ہیں جبکہ ان کی

آمدن نہیں بڑھ رہی۔ پنجاب میں بہاولپور بورڈ اور راولپنڈی بورڈ ایسے ہیں جن میں یہ صورتحال دیکھنے میں آرہی ہے۔ ان کے علاوہ دیگر بورڈز کی آمدن اخراجات سے زیادہ ہے۔

جناب چیئرمین! معزز ممبر نے دوسرا سوال یہ پوچھا ہے کہ کیا گورنمنٹ ان کو فنڈنگ کرتی ہے تو گورنمنٹ ان کو فنڈنگ نہیں کرتی۔ اگر یہ deficit post کریں تو debt accumulate ہوتا رہتا ہے اور eventually دوبارہ surplus میں جائیں تو وہ پورا کر لیتے ہیں۔ ان کو exactly اتنے پیسے نہیں چاہئے ہوتے اور یہ خود اس کو manage کرتے ہیں۔ گورنمنٹ ان کو فنڈنگ نہیں کرتی۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! گورنمنٹ کو اس معاملے میں انکوائری کرنی چاہئے کیونکہ اس مالی سال میں تقریباً 60 ملین کا فرق ہے اور یہ فرق بہت زیادہ ہے۔ اگر یہ اسی طرح بڑھتا رہا تو پھر اس ادارے کی functioning متاثر ہوگی۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! میں ان سے یہ commitment کرتا ہوں کہ انکوائری کر کے رپورٹ ان کے ساتھ share کروں گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ آپ انکوائری کروالیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ بقیہ سوالات pending کئے جاتے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

راجن پور: پی پی۔293 میں گورنمنٹ بوائز و گرلز کالجز اور ٹیچنگ و نان ٹیچنگ کیڈر کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6801: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔293 راجن پور میں کہاں کہاں بوائز و گرلز سرکاری کالجز ہیں؟

(ب) ان کالجوں کے لئے کتنی رقم مالی سال 21-2020 میں مختص کی گئی ہے تفصیل کالج وائز بتائیں؟

(ج) ان کالجوں میں ٹیچنگ کیڈر اور نان ٹیچنگ کیڈر کی خالی اسامیوں کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(د) ان کالجوں کی عمارات کی حالت کیسی ہے کیا تمام کالجوں کی عمارات ٹھیک ہے اور طالب علموں کی تعداد کے مطابق ہیں؟

(ہ) ان کالجوں میں طالب علموں کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت ہے؟

(و) کیا ان کالجوں میں فرنیچر و دیگر ضروری سامان میسر ہے نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ۱۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج جام پور ڈیرہ روڈ انڈس ہائی وے جام پور
۲۔ گورنمنٹ گریجویٹ خواتین جام پور نزد سپورٹس کمپلیکس جام پور
۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج جام پور نزد سپورٹس کمپلیکس جام پور
۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین داجل ہڑند روڈ داجل

(ب) ۱۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج جام پور Rs. 21674204 /-
۲۔ گورنمنٹ گریجویٹ خواتین جام پور Rs. 15599424 /-
۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج جام پور Rs. 16638387 /-
۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین داجل Rs. 5992424 /-

(ج)

نام کالج	ٹیچنگ	نان ٹیچنگ
۱۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج جام پور	13	12
۲۔ گورنمنٹ گریجویٹ خواتین جام پور	13	11
۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج جام پور	04	03
۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین داجل	17	20

(د) پی پی-293 میں موجود تمام گورنمنٹ کالجوں کی عمارات بالکل ٹھیک ہیں اور ان میں موجود طالب علموں کی ضروریات کے عین مطابق ہیں۔

(ہ) پی پی-293 میں موجود دو کالجوں میں ٹرانسپورٹ کی سہولت موجود ہے۔ ایسوسی ایٹ کالج خواتین داجل اور گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج جام پور میں ٹرانسپورٹ کی سہولت نہ

ہے۔ مزید یہ کہ حکومت پنجاب ہائر ایجوکیشن لاہور کی ہدایات کے مطابق ضلع راجن پور کی بس ڈیمانڈ محکمہ کو بھجوادی گئی ہے جس میں ان دونوں کالجز کی ڈیمانڈ بھی شامل ہے۔

(و) پی پی-293 میں موجود تمام کالجوں میں ہر قسم کی ضروری سہولیات مثلاً فرنیچر، کمپیوٹرز لیبارٹری کا سامان جیسی تمام سہولیات موجود ہیں جو کہ ان میں موجود طالب علموں کی ضروریات کے مطابق ہیں۔

راجن پور: بوائز کالجز کے لئے رقم کی فراہمی ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ اسامیوں کو پر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*6802: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راجن پور کے گرلز و بوائز کالجز کے لئے مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے ان کی تفصیل کالجز وائز بتائی جائے؟

(ب) اس ضلع کے کس کس کالج کے لئے رقم برائے تعمیر بلڈنگ و دیگر سہولیات فراہم کی گئی ہے؟

(ج) ان کالجز میں کتنی منظور شدہ ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کی اسامیاں ہیں اور ان میں کون کون سی کب سے خالی ہیں نیز ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا تفصیل بتائی جائے؟

(د) مذکورہ ضلع کے کالجز میں کون کون سی سہولیات ناکافی ہیں کب تک یہ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع میں طلباء وطالبات کی سہولت کے لئے ڈگری کالجز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) مالی سال 21-2020 میں فراہم کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج راجن پور	Rs. 23664630/-
۲۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج جام پور	Rs. 21674207 /-
۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج فاضل پور	RS. 11331274 /-
۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج روجھان	Rs. 9408053 /-

۵۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج کوٹ مٹھن	Rs. 5500473 /-
۶۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج عمرکوٹ	Rs. 5420391 /-
۷۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج خواتین راجن پور	Rs. 15599424 /-
۸۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج خواتین جام پور	Rs. 16056805 /-
۹۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین فاضل پور	Rs. 9586463 /-
۱۰۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین کوٹ مٹھن	Rs.8511821/-
۱۱۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین داجل	Rs. 5992427 /-
۱۲۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج راجن پور	Rs. 10706252 /-
۱۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج جام پور	Rs. 16638387 /-
۱۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج روجھان نزد گرڈ سٹیشن	Rs. 3893006/-

(ب) ضلع راجن پور میں گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین محمد پور کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے رقم فراہم کی جا چکی ہے۔ ضلع میں موجود دیگر تمام کالجز میں بلڈنگ کی صورت حال بہتر ہے اور سہولیات بھی موجود ہیں۔

(ج) ان کالجز میں منظور شدہ ٹیچنگ اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام کالج	منظور شدہ ٹیچنگ اسامیاں	خالی اسامیاں
۱۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج راجن پور	۴۴	۲۶
۲۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج جام پور	۳۵	۱۳
۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج فاضل پور	۲۲	۱۳
۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج روجھان	۲۱	۱۸
۵۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج کوٹ مٹھن	۱۹	۱۶
۶۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج عمرکوٹ	۱۸	۱۹
۷۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج خواتین راجن پور	۱۳	۲۴
۸۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج خواتین جام پور	۲۲	۱۳
۹۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین فاضل پور	۲۳	۱۲
۱۰۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین کوٹ مٹھن	۲۲	۱۸

۱۱۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین داجل	۱۹	۱۷
۱۲۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج راجن پور	۱۲	۰۹
۱۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج جام پور	۱۱	۰۴
۱۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج روجھان نزد گریڈ سٹیشن	۰۹	۰۷
کل تعداد	۳۰۲	۲۰۱

نام کالج	منظور شدہ ٹیچنگ اسامیاں	خالی اسامیاں
۱۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج راجن پور	۲۶	۰۷
۲۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج جام پور	۲۷	۱۲
۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج فاضل پور	۲۸	۲۲
۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج روجھان	۲۸	۲۲
۵۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج کوٹ مٹھن	۲۲	۲۰
۶۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج عمر کوٹ	۲۲	۲۰
۷۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج خواتین راجن پور	۳۲	۲۳
۸۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج خواتین جام پور	۲۴	۱۱
۹۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین فاضل پور	۳۰	۲۰
۱۰۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین کوٹ مٹھن	۲۸	۲۲
۱۱۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین داجل	۲۲	۲۰
۱۲۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج راجن پور	۱۲	۰۶
۱۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج جام پور	۱۲	۰۳
۱۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج روجھان نزد گرڈ سٹیشن	۰۹	۰۵
کل تعداد	۳۲۲	۲۱۳

ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں پبلک سروس کمیشن کے تحت پر کی جاتی ہیں جو تقریباً ہر دو تین سال بعد اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے اشتہار دیا جاتا ہے۔ اس سال بھی ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں کو پُر کرنے کا پراسس جاری ہے۔ جبکہ نان ٹیچنگ کی منظور شدہ

اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے محکمہ کو درخواست گزار کر دی گئی ہے اور اس ضمن میں ان کی بھرتی کا عمل بھی پراسیس میں ہے۔

(د) ضلع راجن پور میں موجود تمام گورنمنٹ کالج میں حکومت پنجاب کی طرف سے تمام سہولیات بہم فراہم کر دی گئی ہیں۔

(ہ) ضلع راجن پور کی تحصیل روجھان میں طالبات کے لئے ڈگری کالج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس ضمن میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے بھی تحصیل روجھان میں طالبات کے لئے ڈگری کالج کا اعلان کیا اور اس کے لئے محکمہ کو ضروری دستاویزات فراہم کر دی گئی ہیں۔

بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ملتان کی آمدن، اخراجات اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6865: جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ملتان کی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی اسامیاں نیز ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ مع تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) اس بورڈ کے پاس کون کون سی سرکاری گاڑیاں کس کس ماڈل اور کمپنی کی ہیں کتنی کتنی مالیت میں خرید کردہ ہیں ان کے اخراجات کی تفصیل تین سالوں کی بتائیں نیز یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

(د) اس کے گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین کو کون کون سی مراعات حاصل ہیں کیا ان کو خصوصی الاؤنس ملتا ہے تو اس کی تفصیلات دی جائیں؟

(ہ) اس بورڈ کی منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیاں کتنی کتنی ہیں؟

(و) اس بورڈ میں کتنے افراد کی ان تین سالوں کے دوران کس کس عہدہ و گریڈ پر بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، تعلیم، عہدہ مع گریڈ بتائیں ان کی بھرتی کی اتھارٹی کا نام، عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) **مالی سال19۔2018**

آمدن: 1100557436روپے، اخراجات:1055241492روپے

مالی سال20۔2019

آمدن: 1040797138روپے، اخراجات:1078907248روپے

مالی سال21۔2020

آمدن: 1195105300روپے، اخراجات:1190316000روپے

(ب) اس بورڈ کے گریڈ 17 اور اُوپر کے ملازمین کی فہرست ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس میں تمام مطلوبہ معلومات درج ہیں۔

(ج) اس بورڈ کے پاس کل 10 گاڑیاں ہیں جن کی مطلوبہ معلومات ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) دوسرے بورڈ ملازمین کی طرح گریڈ 17 اور اُوپر کے ملازمین کو درج ذیل خصوصی مراعات حاصل ہیں:

1۔ سالانہ 4 لیٹ سیٹنگ الاؤنس جاری بنیادی تنخواہ کے برابر دیئے جاتے ہیں۔

2۔ میڈیکل اور ہاؤس رینٹ الاؤنسز 50 فیصد جاری بنیادی تنخواہ کے دیئے جاتے ہیں۔

3۔ چیئرپرسن کو ایک جاری بنیادی تنخواہ کے برابر چیئرمین بائیس الاؤنس دیا جاتا ہے۔

4۔ تمام ملازمین کو موٹر سائیکل، کار اور گھر کی خریداری کے لئے سود کے بغیر قرضہ دیا جاتا ہے۔

(ہ) بورڈ کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد (سکیل نمبر 1 تا 20) 572 ہیں۔ جبکہ خالی اسامیوں کی تعداد 137 ہیں۔ ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) عدالت عالیہ کے احکامات کی روشنی میں 43 ملازمین (سکیل 1 تا 11) تعینات کئے گئے ہیں۔ جبکہ 10 ملازمین (Under Rule 17-A of CSR) کے تحت (سکیل نمبر 1 تا 11) تعینات کئے گئے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ڈیرہ غازی خان کی آمدن، اخراجات اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6866: ملک غلام قاسم ہنجرا:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ڈیرہ غازی خان کی سال 2018-19، 2019-20 اور 2020-21 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی اسامیاں اور ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ مع تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) اس بورڈ کے پاس کون کون سی سرکاری گاڑیاں کس کس ماڈل اور کمپنی کی ہیں یہ کتنی کتنی مالیت میں خرید کردہ ہیں ان کے اخراجات کی تفصیل تین سالوں کی بتائیں نیز یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

(د) اس کے گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین کو کون کون سی مراعات حاصل ہیں کیا ان کو خصوصی الاؤنس ملتا ہے تو اس کی تفصیلات دی جائیں؟

(ہ) اس بورڈ کی منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیاں کتنی کتنی ہیں؟

(و) اس بورڈ میں کتنے افراد کو ان تین سالوں کے دوران کس کس عہدہ و گریڈ پر بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، تعلیم، عہدہ اور گریڈ بتائیں نیز ان کی بھرتی کی اتھارٹی کا نام، عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) تفصیل برائے مالی سال 2018-19

آمدن 692.887 (ملین) روپے

اخراجات 585.457 (ملین) روپے

تفصیل برائے مالی سال 2019-20

آمدن 626.509 (ملین) روپے

اخراجات 667.079 (ملین) روپے

تفصیل برائے مالی سال 2020-21

آمدن کا تخمینہ 681.325 (ملین) روپے

اخراجات کا تخمینہ 881.709 (ملین) روپے

(ب) تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیلات ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) دوسرے بورڈ ملازمین کی طرح گریڈ 17 اور اُوپر کے ملازمین کو درج ذیل خصوصی مراعات حاصل ہیں:۔

1۔ سالانہ 4 لیٹ سیٹنگ الاؤنس جاری بنیادی تنخواہ کے برابر دیئے جاتے ہیں۔

2۔ میڈیکل اور ہاؤس رینٹ الاؤنسز 50 فیصد جاری بنیادی تنخواہ کے دیئے جاتے ہیں۔

3۔ چیئرپرسن کو ایک جاری بنیادی تنخواہ کے برابر چیئرمین بائیس الاؤنس دیا جاتا ہے۔

4۔ تمام ملازمین کو موٹر سائیکل، کار اور گھر کی خریداری کے لئے سود کے بغیر قرضہ دیا جاتا ہے۔

(ہ) بورڈ ہذا کی کل منظور شدہ اسامیاں 393 ہیں اور خالی اسامیاں 126 ہیں

(و) تفصیلات ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یونیورسٹی آف ایجوکیشن ڈیرہ غازی خان کیمپس میں وی سی، رجسٹرار اور دوسرے افسران کو حاصل مراعات سے متعلقہ تفصیلات

***6914: ملک غلام قاسم ہنجرا:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن ڈیرہ غازی خان کیمپس میں V.C رجسٹرار، ایڈیشنل رجسٹرار، ڈپٹی رجسٹرار، ٹریژرار اور ڈین / ہیڈ آفس ڈیپارٹمنٹ کی کتنی اسامیاں ہیں ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تعیناتی کب ہوئی تھی؟

(ب) ان کو ماہانہ کیا کیا مراعات حاصل ہیں تنخواہ کے علاوہ دیگر کون کون سے الاؤنس دیئے جا رہے ہیں؟

(ج) ان کے سال 20-2019 اور 21-2020 کے اخراجات کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟

(د) ان کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں کی تفصیل مع گاڑی کا نمبر اور ماڈل بتائیں ان کے دو سالوں کے اخراجات بتائیں؟

(ہ) کس کس ملازم کی تعیناتی سنڈیکیٹ کی منظوری سے ہوئی ہے اور کس کس بغیر سنڈیکیٹ کی منظوری سے ہوئی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور کا ڈیرہ غازی خان کیمپس 2002 میں یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور آرڈیننس 2002 کے تحت معرض وجود میں آیا اور یہاں پر VC، رجسٹرار، ایڈیشنل رجسٹرار، ڈپٹی رجسٹرار، ٹریژرر اور ڈین / ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کی کوئی اسامی موجود نہیں ہے۔

(ب) چونکہ مذکورہ پوسٹیں موجود نہ ہیں لہذا اس مد میں کوئی الاؤنس نہ دیا جا رہا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں بتایا گیا۔

(د) جیسا کہ جز (ب) میں بتایا گیا۔

(ہ) یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور کے ڈیرہ غازی خان کیمپس کے لئے VC، رجسٹرار، ایڈیشنل رجسٹرار، ڈپٹی رجسٹرار، ٹریژرر اور ڈین / ہیڈ آفس ڈیپارٹمنٹ کی کوئی پوسٹ منظور شدہ Service Statutes میں موجود نہیں ہے لہذا ان پر کسی کی تعیناتی نہیں ہوئی۔

رحیم یار خان: گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج میانوالی قریشیاں کے قیام، سٹاف کی تعداد اور اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6378: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج میانوالی قریشیاں ضلع رحیم یار خان کب قائم کیا گیا؟

(ب) اس کالج میں طالبات کی تعداد کلاس وائز مع بلڈنگ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کالج ہذا میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد اور کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اس کالج میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں اور کب تک فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین میانوالی قریشیاں ضلع رحیم یار خان بتاریخ 30۔ ستمبر 2019 میں قائم کیا گیا۔

(ب) طالبات کی تعداد کلاس وائز درج ذیل ہے۔

کلاس	تعداد
فرسٹ ائیر	60
سیکنڈ ائیر	80
تھرڈ ائیر	19
فورتھ ائیر	11
ٹوٹل طالبات	170

بلڈنگ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ایڈمن بلاک	01	کلاس روم	12
لیبارٹریز	04	کمپیوٹر لیب	01
لائبریری	01	ہاسٹل	(05 رومز)
پرنسپل رہائش گاہ	01	نان گزٹیڈ سٹاف کوارٹر	02
بس گیراج	02	گارڈ روم	01

(ج) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین میانوالی قریشیاں ضلع رحیم یار خان میں ٹیچنگ سٹاف کی تعداد 19 ہے اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد 22 ہے سکیل وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

اسامی	منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
پرنسپل (BS-19)	01	-
اسسٹنٹ پروفیسر (BS-18)	02	02
لیکچرار (BS-17)	15	13
لائبریرین (BS-17)	01	01
کل ٹیچنگ سٹاف	19	16
ہیڈ کلرک (BS-16)	01	01
جونیئر کلرک (BS-11)	01	01
کیئر ٹیکر (BS-09)	01	01
لیکچرار اسسٹنٹ (BS-07)	03	03

لائبریری کلرک(BS-07)	01	01
درجہ چہارم ملازمین(BS-01)	15	11
کل نان ٹیچنگ سٹاف	22	18

(د)

آڈیٹوریم(ہال)	واٹر فلٹریشن پلانٹ
لینڈ لائن فون کنکشن وانٹرنیٹ کی فراہمی	سوئی گیس کنکشن
میٹلڈ روڈ(150میٹر)	اسٹینڈرڈ چاردیواری مع خاردار تار

مندرجہ بالا مسنگ فسیلٹیز کے بارے میں محکمہ ہائرایجوکیشن نے دسمبر2020میں تمام پبلک کالجز سے تفصیلات طلب کرلی ہیں جن پر جلد ہی عملدرآمد متوقع ہے۔

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)

جناب چیئرمین: وزیر قانون ایک رپورٹ ہاؤس میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔جی،راجہ صاحب!

مسودہ قانون یونیورسٹی آف چائلڈ ہیلتھ سائنسزلاہور بابت 2021
کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں The University of Child Health Sciences, Lahore Bill 2021 (Bill No.27 of 2021)کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی،رپورٹ پیش ہوئی۔

زیرو آر نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم زیرو آر لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 436 محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ زیرو آر نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 477 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

ضلع فیصل آباد میں ڈکیتی کی وارداتیں

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 2 مارچ 2021 کی خبر کے مطابق فیصل آباد میں ڈکیتی، راہزنی و چوری کی 60 وارداتوں کے دوران شہری لاکھوں روپے نقدی، طلائی زیورات، موبائل فون و قیمتی اشیاء سے محروم ہوگئے۔ یہ واردات تھانہ سرگودھا روڈ، چک 366 گ ب، تھانہ پیپلز کالونی تھانہ ماموں کانجن، تھانہ بٹالہ کالونی، تھانہ غلام محمد آباد وغیرہ میں ہوئی ہیں۔ جس سے فیصل آباد کی امن و عامہ کی صورتحال صاف نظر آرہی ہے۔ لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! لاء منسٹر صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں۔ میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ فیصل آباد شہر پنجاب کا دوسرا بڑا اور پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے۔ یہ ایک کروڑ سے زائد آبادی کا شہر ہے۔ یہ جڑانوالہ، سمندری، جھمرہ اور تاندلیانوالہ جیسی بڑی تحصیلوں پر مشتمل ہے۔ یہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال انتہائی افسوسناک ہے۔ 2 ہزار روپے کے موبائل کے لئے ماؤں کے بچوں کو گولی ماردی جاتی ہے اور جتنی وارداتیں اس سال ہوئی ہیں اتنی پہلے فیصل آباد کے اندر کبھی بھی نہیں ہوئیں۔ آئی جی صاحب نے پوری پولیس کو orders pass کئے اور ہمیں اخبارات کے ذریعے یہ پتا بھی چلتا رہا کہ ہر تھانے میں انسپکٹر تعینات کیا جائے گا لیکن ہمارے فیصل آباد کے عوام کی یہ بدقسمتی ہے کہ وہاں پر crime fighter افسران کو کھڈے لائن لگادیا گیا اور جونیئر ترین لوگوں نے

آ کر جب تھانوں کی command سنبھالی تو اس کی وجہ سے فیصل آباد کی حالت خراب ہو چکی ہے۔ پولیس ہیلپ لائن 15 کے ذریعے وائر لیس کنٹرول پر جو calls موصول ہوتی ہیں اس ریکارڈ سے پتا چلتا ہے کہ روزانہ ڈیڑھ سو کے قریب وارداتیں ہوتی ہیں لیکن FIRs تقریباً کبھی 70 / 60 یا 80 دی جاتی ہیں۔ شریف شہری جب تھانوں میں اپنا پرچہ درج کروانے کے لئے جاتے ہیں تو اُن سے کہا جاتا ہے کہ آپ application اور اپنے گواہ وغیرہ لے کر آئیں یعنی جب وہ اُن کے بار بار چکر لگواتے ہیں تو شریف شہری بیچارا اپنے گھر بیٹھ جاتا ہے۔ میں راجہ صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے پہلے جب نوٹس لیا تھا تب فیصل آباد کے اندر کافی changes آئی تھیں لیکن میں اب بھی یہ امید کرتا ہوں کہ راجہ صاحب personally سینئر افسران سے بات کریں گے اور فیصل آباد کے عوام اور شہریوں کے لئے لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ اگر facts and figures کے حوالے سے بات کی جائے تو پولیس سے منگوائے گئے جواب کے مطابق موٹر سائیکل چھیننے کی وارداتیں ہوئی ہیں، robbery بھی ہوئی ہے اور اس کے علاوہ باقی واقعات بھی ہوئے ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہاں پر ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا اس لئے معزز رکن کا concern بالکل درست ہے اور انہوں نے اپنے عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے اس مسئلے کو اٹھایا۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اِنشاءاللہ تعالیٰ اس سلسلے میں گورنمنٹ کی سطح پر اقدامات کئے جائیں گے۔ انہوں نے دو issues کی طرف نشاندہی کی ہے جن کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ ایک انہوں نے registration of cases کے متعلق کہا اور دوسری بات کی کہ 15 پر جو call جاتی ہے اُس کے مطابق پرچے کا اندراج نہیں ہوتا۔ میں معزز ممبر کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 15 کی call کو centralize کر دیا ہے۔ اب اگر فیصل آباد میں 15 پر call آتی ہے تو directly پہلے سیف سٹی اتھارٹی لاہور میں آتی ہے تب وہاں اندراج ہونے کے بعد متعلقہ محکمہ کو معاملہ ٹرانسفر کیا جاتا ہے لہٰذا ایک دفعہ جو call ہیلپ لائن 15 پر آ جائے پھر اُس کے مطابق پولیس کی طرف سے کارروائی نہ کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ جس طرح معزز رکن نے خود ہی تھوڑی

وضاحت کی کہ اگر کوئی شخص پرچہ درج کروانے کے لئے جاتا ہے تو پھر مختلف queries لگا کر delay کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس طرح انہوں نے خود فرمایا ہے اس سلسلے میں ہم نے پہلے بھی اقدامات کئے تھے اور باقاعدہ RPO اور CPO صاحب کو یہاں بلا کر میٹنگ کر کے پوری لاء اینڈ آرڈر کی situation کو review کیا تھا اور review کرنے کے بعد اُن کو ہدایات بھی دی گئی تھیں۔ میں اب بھی معزز رکن کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اِنشاء اللہ تعالیٰ فیصل آباد میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو دیکھنے کے لئے باقاعدہ ہم میٹنگ کریں گے اور کوشش کروں گا کہ معزز ممبر کو بھی اس میں بلا لیا جائے تاکہ ان کی input آ جائے کیونکہ مقامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے اصل input اِن کی ہو گی اور اِن کو بہتر علم ہوتا ہے۔ ہمارا مقصد جرم کو conceal کرنا نہیں بلکہ جرائم کا خاتمہ ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات ہمارے حق میں جاتی ہے کہ ہم معاملات کو درست کرنے کے لئے اقدامات کریں۔ میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ اِنشاء اللہ تعالیٰ ان معاملات کو درست کریں گے، پہلے بھی کئے تھے اور اب بھی وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم کے مطابق پولیس کو directions دی جائیں گی تاکہ کسی قسم کی کوئی شکایت پیدا نہ ہو۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا زیرو آور نوٹس نمبر 492 سید حسن مرتضیٰ کا ہے لیکن وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 493 سید عثمان محمود کا ہے لیکن وہ بھی موجود نہ ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 498 محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔

لاہور ہائی کورٹ کے احکامات کے مطابق سکولوں کی فیسوں میں کمی کا مطالبہ

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ضلع لاہور اور صوبہ کے مختلف اضلاع میں پرائیویٹ سکولوں کا تعلیمی سال 31۔ مارچ 2021 کو ختم ہو گیا اور نئے تعلیمی سال کا آغاز یکم اپریل سے شروع کر دیا گیا۔ پرائیویٹ سکولوں میں کلاسز کا آغاز تو کر دیا گیا لیکن دی کریسنٹ سکول شادمان، لاہور گرائمر سکول اور دی ٹرسٹ کی تمام برانچوں سمیت ضلع بھر کے پرائیویٹ سکولوں میں سلیبس ابھی تک نہ مل سکا نیز Covid-19 کی وجہ

سے سکول بند ہیں اور فیسیں مکمل وصول کی جارہی ہیں۔ لاہور ہائی کورٹ کے احکامات کہ Covid-19 کی وجہ سے بند سکولز آدھی فیس وصول کریں لیکن ان احکامات پر عملدرآمد نہیں ہو رہا لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! سکول ایجوکیشن کے منسٹر تشریف فرما نہیں ہیں تو میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! ہاؤس کو یہ بتانا ضروری ہے کہ پرائیویٹ سکولز آدھی فیس اس لئے نہیں لے سکتے کیونکہ یہ بند ہو جائیں گے بلکہ بہت سارے سکول بند ہو چکے ہیں۔ پرائیویٹ سکولز بلڈنگ کا کرایہ دیتے ہیں اور ٹیچنگ سٹاف کو تنخواہیں بھی دیتے ہیں جبکہ اِنہیں صرف بجلی کا بل زیادہ نہیں آتا ہوگا جو minor سا expense ہے۔ ہائی کورٹ نے یہ direction نہیں دی تھی بلکہ پچھلے سال صرف چند ماہ کے لئے دی تھی اور اب ایسی کوئی direction نہیں ہے اس لئے گورنمنٹ نے کافی سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے کہ گورنمنٹ پرائیویٹ سکولوں کی فیسیں نہیں روک رہی اور اب تمام parents فیسیں ادا کر رہے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ سکول بند ہو جائیں تو پھر ایسا کیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اس زیرو آر نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 499 جناب سمیع اللہ خان کا ہے۔ اُن کی request آئی ہے لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 508 محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے لیکن اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 510 آغا علی حیدر کا ہے۔ جی، آغا علی حیدر!

ضلع ننکانہ صاحب میں سرکاری اراضی پر بااثر افراد کا ناجائز قبضہ

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ سیدوالا ضلع ننکانہ صاحب میں صوبائی حکومت کا ملکیتی رقبہ تقریباً دو مربع تھا خواہ سکیم کے

تحت مقامی زمینداروں کو الاٹ کیا گیا تھا۔ یہ رقبہ ناقابل انتقال ہے اور کسی دیگر شخص کو فروخت نہیں کیا جا سکتا۔ اس رقبہ پر اب یہ الاٹی غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیاں قائم کر کے فروخت کر رہے ہیں۔ کروڑوں روپے لے کر خرید کردہ افراد کو قبضہ دیا جا رہا ہے اور نہ ہی رقم واپس کی جا رہی ہے۔ بااثر افراد کو غیر قانونی تعمیرات کروائی جا رہی ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آور کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، بول لیں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میں آپ سب کا بڑا مشکور ہوں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! ایک عرصے سے میرے عزیز پوائنٹ آف آرڈر پر اس مسئلے کو agitate کر رہے تھے اور میں نے گزشتہ اجلاس میں اِن سے request کی تھی کہ آپ اپنے point of view کو in writing لے آئیں تاکہ متعلقہ محکمہ اس کا باضابطہ طور پر جواب دے سکے۔ اب یہ in writing لے آئے ہیں لہٰذا میں آپ سے request کروں گا کہ بجائے اس کو pending کرنے کے آپ کوئی date fix کر دیں تاکہ اُس دن متعلقہ منسٹر آئیں، یہ خود بھی بات کریں اور متعلقہ منسٹر بھی جواب دیں تاکہ زیر آر dispose of ہو جائے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے، اسے pending کر لیتے ہیں اور Monday کو منسٹر صاحب آئیں گے تو اس کا جواب دے دیں گے۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! یہ Monday کو مہربانی کر کے take up کروا دیں کیونکہ میں ایک سال سے اس مسئلے کو اسمبلی میں پوائنٹ آؤٹ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے انشاء اللہ Monday کو take up کر لیں گے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 195/21 جناب ساجد احمد خان کی ہے۔ اجلاس کا وقت 15 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

جی، جناب ساجد احمد خان!

ساہیوال، سوشل سکیورٹی ہسپتال کو ڈسپنسری میں تبدیل کیا جانا

جناب ساجد احمد خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈان" مورخہ 20۔مئی 2021 کی خبر کے مطابق سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال کو ڈسپنسری میں تبدیل کر دیا گیا۔ معاملہ یہ ہے کہ مرزا غلام حسین 48 سالہ شخص جو کہ سول لائن کالونی ساہیوال کا رجسٹرڈ ورکر ہے، مذکورہ شخص بمعہ اپنے خاندان سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال سے انسولین و دیگر میڈیکل سہولیات سے گزشتہ کئی سال سے مستفید ہو رہا تھا۔ حالیہ دنوں میں عید کے بعد جب وہ اپنی ادویات لینے ہسپتال گیا تو اسے بتایا گیا کہ مذکورہ ہسپتال کو اب ڈسپنسری میں تبدیل کر دیا گیا ہے لہٰذا اب آپ اپنی ادویات مارکیٹ سے قیمتاً خریدیں۔

جناب چیئرمین! ضلع ساہیوال میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ میں یہ ادارہ 1980 میں قائم کیا گیا۔ بعد ازاں اسے مختلف ادوار میں اپ گریڈ کر کے ہسپتال کا درجہ دیا گیا۔ ہسپتال کے ریکارڈ کے مطابق پچھلے تین سال میں تقریباً تین ہزار سے چار ہزار تک مختلف فیکٹریوں کے رجسٹرڈ ورکرز علاج معالجہ کی سہولت سے مستفید ہوئے لیکن پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کی انتظامیہ نے مذکورہ ہسپتال کو ڈسپنسری میں تبدیل کر دیا ہے جس کی وجہ سے ہزاروں رجسٹرڈ ورکرز اور ان کے خاندان علاج معالجہ کی سہولت سے محروم ہو گئے ہیں۔ انتظامیہ کے اس اقدام سے صوبہ بھر کے فیکٹری ورکرز میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: متعلقہ منسٹر صاحب تشریف فرما نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو سپیشل کمیٹی نمبر 9 کو refer کرتے ہیں جو کہ دو ماہ میں اس پر رپورٹ پیش کرے گی۔

جناب ساجد احمد خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔

سرکاری کارروائی

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب چیئرمین: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر رپورٹ lay کرنی ہے جو کہ وزیر قانون ایوان میں رپورٹ lay کریں گے۔

ضلع شیخوپورہ میں سکولوں کے لئے نان سیلری بجٹ رکھنے کے بارے میں رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I lay the Special Study on provision of Non-Salary Budget in School of District Sheikhupura, for the Audit Year 2017-18.

MR CHAIRMAN: The report has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

(رپورٹ پیش ہوئی)

بحث

زراعت پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: آج وزیر زراعت مورخہ 24۔ مئی کو شروع ہونے والی زراعت پر عام بحث کو wind up کریں گے تو میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی wind up speech کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو اور چودھری مظہر اقبال! آج جمعہ کا دن اور ہم سب نے جمعہ کی نماز بھی پڑھنی ہے اس لئے وقت تھوڑا ہے آپ تشریف رکھیں اور منسٹر صاحب کو wind up speech کر لینے دیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ نے مجھے آج 24۔ مئی کو زراعت پر شروع ہونے والی بحث کو wind up کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں ان تمام معزز ممبران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس بحث میں حصہ لیا اور مختلف تجاویز دیں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ زراعت ہماری economy کا ایک اہم sector ہے جس پر ممبران نے اپنی دلچسپی لے کر اس بحث میں حصہ لیا جو کہ قابل ستائش ہے۔ میرے بحث کرنے کے آغاز کے بعد اپوزیشن کی طرف سے پہلے سپیکر جناب اویس لغاری صاحب نے خاصی جامع تقریر کی جسے میں appreciate کرتا ہوں۔

(اذان جمعہ)

جناب چیئرمین: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! میں بحث میں حصہ لینے والے معزز ممبران کا شکریہ ادا کر رہا تھا تو میں ساتھ ہی یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ جو معزز ممبران اس بحث میں حصہ نہیں لے سکے وہ اپنی تجاویز تحریری طور پر مجھے دے دیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ ان پر جس حد تک عمل ممکن ہو کیا جا سکے اور اس کے متعلق انہیں جو انفارمیشن چاہئے ہو گی وہ بھی مہیا کر دیں گے۔

جناب چیئرمین! میں نے گزارش کی کہ اپوزیشن کی طرف سے بحث کا آغاز جناب اویس لغاری نے کیا۔ ویسے تو ماضی میں میرا اور ان کا بڑا قریبی تعلق رہا ہے اور مجھے آج تک اس تعلق کا احترام ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی رہے گا لیکن انہوں نے جو sweeping statement دی کہ زراعت تنزلی کی طرف جا رہی ہے تو مجھے اس بات سے اختلاف ہے اور میں نے اپنی opening

speechمیں بھی باقاعدہ figuresکے ساتھ بتایا تھا کہ اس سال زراعت کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے اور کسانوں کو اپنی فصلوں کا جائز معاوضہ ملا ہے۔ انہوں نے یہ بھی سوال کیا کہ آئندہ بجٹ میں زراعت کی ترقی کے لئے کتنے پیسے مختص کئے جا رہے ہیں۔ چونکہ بجٹ قریب ہے اور اس وقت میرے لئے exact figure دینا مناسب نہیں ہے لیکن میں on the floor of the House یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے بجٹ میں ہم زراعت کا ترقیاتی بجٹ سو فیصد سے زیادہ بڑھائیں گے اس سے یقیناً زراعت پر ایک مثبت اثر پڑے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! انہوں نے ریسرچ کے بارے میں بات کی کہ اس پر کیا کام ہو رہا ہے اور کس قسم کے بیج بنائے جا رہے ہیں۔ میں اس معزز ہاؤس کو یہ بتانا چاہوں گا ہمارے تمام ادارے ریسرچ کر رہے ہیں اور ہم نے خاص طور پر ریسرچ کو اولیت دی ہے۔ میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ ماضی میں پنجاب کا ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کا چیف ایگزیکٹو بھی نہیں تھا اور اس بورڈ کے ممبران اپنا tenure گزار کر وہاں سے فارغ ہو چکے تھے۔ ہم نے نہ صرف چیف ایگزیکٹو appoint کیا بلکہ ریسرچ بورڈ کو بھی مکمل کیا۔ وہاں ہم نے research activity کو خاص طور پر boost دیا ہے۔ دو دن پہلے 26 تاریخ کو ہم نے 9 نئے منصوبہ جات کی approval دی ہے تاکہ ان پر کام ہو سکے۔ اس وقت ہم بڑی تندہی سے ریسرچ کی طرف خاصی توجہ دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! جمعے کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! ایک بجے سے پہلے تو جمعہ نہیں ہو گا میں کوشش کروں گا کہ ایک بجے تک wind up کر دوں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! ایک بجے تو بہت لیٹ ہو جائے گا کیونکہ سب نے جمعہ بھی پڑھنا ہے۔

The House is adjourned to meet on Monday the 31st May, 2021 at 2:00 PM.